نوید رحمت

(مجموعہ حمد و نعت)

از حضرت علامہ قوس حمزہ پوریؒ



ترتیب و پیش کش

ناوک حمزہ پوری

نویدِ رحمت

کلام بلاغت نظامِ

حضرت علامہ قوس حمزہ پوری علیہ الرحمہ

پیش کش

ناوک حمزہ پوری

دارالادب حمزہ پور
ڈاک خانہ شیر گھاٹی ۸۲۴۲۱۱، ضلع گیا (بہار)

نام کتاب : نوید رحمت (NAVEED-E-RAHMAT)

شاعر: حضرت علامہ قوسؔ حمزہ پوری علیہ الرحمہ

موضوع : حمد و نعت

کمپوزنگ: منصور رضا، کارڈ سنٹر، معروف گنج، گیا (بہار)

طباعت: ارم پرنٹرس، دریاپور۔ پٹنہ ۴ ۸۰۰۰۰

تعداد اشاعت : چار سو (۴۰۰)

سال اشاعت : ۲۰۰۹ء

ناشر: ناوکؔ حمزہ پوری، دارالادب حمزہ پور، شیر گھاٹی (گیا)

ہدیہ : ۱۵۰/روپے

رابطہ:

دارالادب حمزہ پور ڈاک خانہ شیر گھاٹی ۸۲۴۲۱۱، ضلع گیا (بہار)

DARUL ADAB, HAMZAPUR

P.o: Sherghati-824211, Dist: Gaya (Bihar)

Mobile: 9430442890, 06326-222905 (R)

(iii) 09973046607

فہرست

عنوان		صفحہ	عنوان		صفحہ
۱۔	مقدمہ	۵	۲۔	لا الہ الا اللہ	۱۲
۳۔	جل عظمتہٗ	۱۳	۴۔	ہر سو جلوہ گر تو ہے	۱۴
۵۔	وہ کریم جل شانہٗ	۱۵	۶۔	اے کبریا	۱۶
۷۔	تجلی حق	۱۷	۸۔	نوید رحمت	۲۱
۹۔	نور سعادت کا تڑکا	۲۳	۱۰۔	مبارکباد	۲۴
۱۱۔	خیر مقدم شہِ انبیاء	۲۶	۱۲۔	درود	۲۷
۱۳۔	درود و سلام	۲۸	۱۴۔	سراپائے رسول	۲۹
۱۵۔	عارض پرنور	۳۰	۱۶۔	قدرعنائے محمدؐ	۳۱
۱۷۔	خُلق رسول	۳۲	۱۸۔	زہد رسول	۳۳
۱۹۔	آغاز دعوتِ حق	۳۴	۲۰۔	صور معارف حق	۳۵
۲۱۔	صاحب معراج	۳۷	۲۲۔	آج کی رات	۴۰
۲۳۔	اعجاز قرآن	۴۱	۲۴۔	غزوہ بدر	۴۳
۲۵۔	آئینہ انوار ازل	۴۴	۲۶۔	اے جوہر آئینہ	۴۶
۲۷۔	حامل وحی	۴۸	۲۸۔	شان رسالت	۴۹
۲۹۔	معجزہ لازوال	۵۰	۳۰۔	تو کیستی	۵۱
۳۱۔	کیا نظر تھی	۵۲	۳۲۔	ساقی نامہ	۵۳
۳۳۔	رخ پاک خیر البشرؐ	۵۷	۳۴۔	جذبۂ زیارت	۵۸
۳۵۔	بزم محبوب خدا	۵۹	۳۶۔	شہنشاہ عرب	۶۰

٣٧۔	ترحیب خدا	٦١	٣٨۔	محبت آپ کی	٦٢
٣٩۔	شاہنشہ خیر الامم	٦٣	٤٠۔	بیکسوں کے والی	٦٤
٤١۔	آں چہ خوباں	٦٥	٤٢۔	نور خدا	٦٧
٤٣۔	محمد عربی	٦٨	٤٤۔	ثنائے مصطفےٰ	٦٩
٤٥۔	اے حبیب	٧٠	٤٦۔	یا محمدؐ	٧١
٤٧۔	جلوہ محمدؐ کا	٧٢	٤٨۔	صل علی محمدؐ	٧٤
٤٩۔	کوئے طیبہ	٧٥	٥٠۔	آئینہ حق نما	٧٦
٥١۔	عشق رسولؐ	٧٧	٥٢۔	شہ والا	٧٨
٥٣۔	محبوب رب العلمین	٧٩	٥٤۔	عشق خیر البشرؐ	٨٠
٥٥۔	مشتاق رسولؐ	٨٠	٥٦۔	نعتیہ گیت	٨١
٥٧۔	سلام بقیام	٨٢	٥٨۔	سلام	٨٤
٥٩۔	سلام	٨٥	٦٠۔	سلام	٨٦
٦١۔	سلام	٨٧	٦٢۔	وفات شہ عالمؐ	٨٨
٦٣۔	فریاد امت بے کس	٨٩	٦٤۔	فریاد قوس	٩٠
٦٥۔	مناجات	٩٥	٦٦۔	مناجات	٩٧
٦٧۔	مناجات	٩٨			

٦٨۔ بزم میلاد شریف: کل اور آج از حضرت قوس حمزہ پوریؒ ٩٩

✻✻✻✻✻

مُقَدَمَہ

فارسی کا ایک شعر ہے۔

اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر

چنانچہ اگر والد مرحوم کا کلام مجھے پسند ہے اچھا لگتا ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ یہ عمومی فطری جذبہ بھی کارفرما ہوگا کہ اپنے باپ دادا کی چیز کسے پیاری نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ نے اپنے کرم سے شعر فہمی کی بھی تھوڑی بہت خوبی عطا کی ہے اور اس کی روشنی میں بعض اشعار بہت اچھے لگتے ہیں اور اس لیے اچھے لگتے ہیں کہ ان میں شاعر کا ہنر بولتا ہے شاعر نہیں بولتا۔

چنانچہ جب نعتیہ شاعری کے ذیل میں اپنے والد مرحوم کا یہ شعر دیکھا پڑھا۔

مدینے کے فدائی خلد میں رضواں سے پوچھیں گے
اسی کو کہتے ہیں جنت ؟ بڑا شہرہ تھا جنت کا !

تو شعر کی بلاغت پر حیرت و استعجاب کے دریا میں غوطے کھانے لگا۔ غور فرمایئے بے شمار نعت گو حضرات نے مدینہ طیبہ کی تعریف میں اشعار کہے ہیں اور کہتے جارہے ہیں۔ مدینہ شہر کی تعریف اس کی گلیوں، سڑکوں، تعمیرات، باشندگان آب و ہوا ایک ایک چیز کی ایک ایک ذرے کی تعریف و توصیف میں زورِ قلم صرف کیا گیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ حق پھر بھی ادا نہ ہوا۔

اب ذرا غور فرمایئے حضرت قوسؔ نے مدینے کی تعریف میں کیا کہا۔ لیکن اس سے پہلے جنت کے بارے میں غور فرمالیجئے۔ جنت کی آسایش، آرام، اس کی نعمتوں، اس کے حور و قصور اس کے ایوان پُر نور اس کی دودھ اور شہد کی نہریں اس کے باغات و چمن زار وغیرہ وغیرہ کے بارے میں جو کچھ سنا ہے پڑھا ہے اُسے ذہن میں رکھیے اور یہ دیکھیے کہ مدینے کا ایک عاشق جب جنت میں پہنچا تو اسے دیکھ کر بعالم یاس و حسرت

داروغۂ جنت سے دریافت کرتا ہے کہ بھیا! یہی جنت ہے؟ ہم نے تو جنت کا بہت شہرہ سن رکھا تھا؟ اس کی حیرت واستعجاب کے عالم کو دیکھیے اور غور کیجیے کہ مدینہ طیبہ اس کی نظر میں کیسا تھا؟ شاعری میں اسی کو بلاغت کہتے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ قوس نے شہر رسولؐ کی توصیف کس بلیغ اندازِ بیان سے کی ہے۔ مدینے کی مدح میں ایک لفظ نہیں کہا اور سب کچھ کہہ ڈالا۔

قارئین کے دل میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب مجھے اس قدر اپنے والد کا کلام پسند تھا تو اس کی اشاعت میں نے ان کے انتقال کے بعد تقریباً ۴۵ سال دیر کیوں لگا دی؟ جواب ذرا تفصیل سے دیے بغیر کام چلنے کو نہیں ہے۔

والد مرحوم نے شعروادب کی تخلیق کا کام ایک اندازے کے مطابق غالباً ۱۹۰۰ء سے یا اس کے آس پاس شروع کیا اور یہ کام بڑی حد تک ۱۹۴۰ء کے آس پاس بند کر دیا۔ اِلّا اس کے کہ کسی تقریب کے سلسلے میں وقتی طور پر کچھ کہہ سن لیا۔ ان کے حالات کے شواہد موجود ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ۱۹۲۹ء کے آس پاس ان پر دنیا سے بے رغبتی کا رجحان غالب آچکا تھا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد میں نے کبھی انھیں مستقلاً تخلیقی کام میں لگا نہیں پایا۔ پہلے بھی جو کچھ لکھتے لکھاتے رہے اسے اس زمانے کے خاندانی بزرگوں کی روش پر چلتے ہوئے ٹن کے ایک صندوق میں ڈالتے رہے۔ اِلّا اس کے کہ ایک کتاب میلاد شریف کی بنام 'جلوہ گاہ پیغمبر' جو اس کا تاریخی نام ہے لکھ کے چھپوائی۔ نام سے سال طباعت ۱۳۲۴ھ برآمد ہوتا ہے۔ اس کتاب پر تقریظ حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی تھی اور اس کتاب کو اس زمانے کی اس نوعیت کی بیشتر کتابوں کے مقابلے میں زیادہ صحت مند روایتوں پر مبنی بتایا تھا۔

والد کے انتقال کے بعد سال دو سال تو صدمے کی نذر ہو گیے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔

شیر گھاٹی کے موجودہ زمانے میں ایسے لوگ جو علم وادب سے بے بہرہ ہیں ان کو تو جانے دیجیے مٹھی بھر وہ لوگ جن کا شمار تعلیم یافتہ حضرات میں ہوتا ہے وہ یہ بھی

نہیں جانتے کہ مُلّا حبیب اللہ جو مغل شاہ زادہ عظیم الشان کے استاد اور اتالیق تھے وہ اسی خاک شیر گھاٹی کے زائیدہ تھے۔ ملا غلام محمد جو نہ صرف قاضی القضاۃ لاہور تھے بلکہ یکے از معاونین فتاویٰ عالمگیری تھے ان کا تعلق بھی اسی مٹی سے تھا۔ فریاد شیر گھاٹوی جو ہر چند کہ موضع کراپ رفیع گنج کے رہنے والے تھے لیکن سسرال شیر گھاٹی میں بس گیے تھے۔ فارسی کے استاد شاعر تھے لاولد تھے ان کے اثاثہ علمی و ادبی کا آج کوئی نشان نہیں۔ خواجہ عبدالکریم قرین شیر گھاٹوی نامور شاعر و مقرر و مصنف تھے۔ ان کی تصنیفات کو تو جانے دیجئے آج ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیے کہاں پیوند خاک ہوے۔ قاضی سید محمد نورالحسن صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ قاضی ہاؤس شیر گھاٹی میں ایک بڑی اور قابل قدر لائبریری تھی۔ اب سب کچھ بے نشان ہے۔ مولوی عبدالعزیز شوق شیر گھاٹوی، حافظ عبدالاحد مشفق شیر گھاٹوی، حضرت صادق شیر گھاٹوی، حضرت مولانا قمر الہدیٰ شیر گھاٹوی کے آثار کو تو جانے دیجئے آج کوئی ان کا نام لیوا نہیں۔ یہ سوچ کر روح لرز جاتی تھی کہ تو کیا قوس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہونے والا ہے؟

سوئے اتفاق یا حُسنِ اتفاق سے ہوا یہ کہ وسیلۂ رزق کے طور پر آبائی پیشہ معلمی ہی تقدیر میں لکھا تھا۔ قلیل تنخواہ اور پھر ایک بڑے کنبے کی پرورش کی ذمے داری۔ بس ایک چیز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی یعنی یہ کہ عزم مصمم کی دولت عطا کر دی تھی یوں ساری پریشانیوں کے باوجود کچھ نہ کچھ کر گزرنے کی لگن ہمیشہ دل میں رہی۔

چنانچہ ۱۹۶۷ء میں والد مرحوم کی ایک سو فارسی رباعیوں کا اردو ترجمہ (رباعی ہی کے اوزان میں) کر ڈالا اور سو صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ چھپوا ڈالا۔ تعارف استاذی ڈاکٹر سید محمد حسنین مرحوم سے لکھوایا اور تقریظ حضرت عطا کاکوی مرحوم نے لکھی۔ ہر چند حضرت قوس حمزہ پوری ریاست بہار کی حد تک گمنام نہ تھے اور ایک عالم دین نیز اردو و فارسی کے استاد شاعر کی حیثیت سے لوگ انھیں جانتے تھے لیکن ریاست سے باہر وسیع تر علمی و ادبی حلقے میں قوس کے تعارف کا یہ پہلا قدم تھا جسکا خاطر خواہ اثر بھی ہوا۔

اس کے بعد بفضل الٰہی جیسے جیسے وسایل میسر آتے گئے قرطاس عظیم، قوس حمزہ

پوری ایک تعارف، قرینۂ غزل، رباعیات اردو، سخن معتبر (انتخاب غزلیات فارسی)، حضرت قوس اور اردو غزل، رباعیات فارسی، توقیت قوس وغیرہ کتابیں شایع کراتا رہا اسی اثناء میں پروفیسر وحید اشرف کچھوچھوی کی زیر نگرانی مدراس یونیورسیٹی میں قوس کی فارسی خدمات پر پروفیسر انجم فاطمی کی نگرانی میں مگدھ یونیورسیٹی میں اردو ادب کی خدمات پر اسی یونیورسیٹی میں حضرت طلحہ رضوی برقؔ کی نگرانی میں فارسی ادب کی خدمات پر پی ایچ ڈی کے مقالے لکھے گیے۔ ایک رسالہ بنام 'قوس' بھی حمزہ پور سے جاری کیا گیا جو تین سال جاری رہ کر مالی دشواریوں کے سبب بند کر دینا پڑا۔ مذکورہ تمام کتابیں ملک کی چاروں قومی لائبریریوں میں بھی نیز دوسری معروف لائبریریوں میں بھی جمع کرادی گئیں۔ ان تمام تگ ودو کا نتیجہ یہ ہوا ہے بفضلہٖ تعالیٰ آج قوسؔ تمام عالم اُردو میں اپنے وقت کے ایک جید عالم اور اردو و فارسی کے استاد شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

جو حضرات ادبی کتب کے انتشار واشاعت کا خصوصاً ذاتی خرچ سے کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں وہ بخوبی واقف ہیں کہ یہ کام کس قدر خطیر مصارف کا مقتضی ہوتا ہے۔ تاہم اس خاکسار نے ہمت نہیں ہاری ہے۔ پس ماندہ جو فارسی کلام ہیں نیز اردو کے اثاثے ہیں امید ہے کہ ان کی اشاعت کے بھی وسائل اللہ تعالیٰ مہیا کرادے گا۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے نعتیہ کلام کی طرف توجہ گئی۔ اس خاکسار نے نعتیہ شاعری پر بھی تحقیقی وتنقیدی کام کیا ہے۔ اور یوں شعراء کی ایک بڑی تعداد نے اپنے اس نوعیت کے کلام پر تمہیدی، تنقیدی اور تبصراتی مضامین لکھوائے ہیں۔

اس سلسلے میں اس خاکسار کا ایک زمانے سے رویّہ یہ رہا ہے کہ جو شعراء میری واقفیت کے مطابق صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج وزیارت کے فرائض سے غافل رہے ہیں اور 'یاالٰہی دکھادے مدینہ مجھے' قسم کی شاعری کرتے رہے ہیں ان کے مسودات معذرت کے ساتھ لوٹا دیتا ہوں۔ بدقسمتی سے برصغیر میں یہ رجحان خاصا مضبوط رہا ہے کہ لوگ فریضۂ حج کے لیے اسی وقت کمر باندھتے ہیں جب مرنے

کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔اس کا احساس لوگوں کو ہوتا ہی نہیں کہ وہ جس عمر میں بھی اور جیسے ہی ذی استطاعت ہو گیے ان پر حج اسی طرح فرض ہو گیا جس طرح نماز پنجگانہ فرض ہے۔

دوسری قسم کے وہ شعرا ہیں جو نعتیہ کلام میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبت کے لیے تم تام تیرا تمھارا کے سے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ایسے مسودات پر بھی کچھ نہیں لکھتا۔بعض دباؤ کی وجہ سے لکھنا بھی پڑا تو اپنی ناگواری کا اظہار برملا کر دیتا ہوں۔

میری پریشانی یہ تھی اور یہ ہے کہ ایسی ہی صورت حال حضرت قوس کے کلام میں بھی موجود ہے۔

حالاں کہ اب تک ہوتا یہ رہا ہے کہ جب بھی ایسی صورت حال پر شعراء کو ٹوکا ہے تو ان میں سے بعض نے نہ صرف یہ کہ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحبؒ کے کلام سے مثال پیش کر دی ہے۔بلکہ مولانا قاسم نانوتویؒ کا کلام بھی دکھلایا ہے۔ایسے موقعوں پر میں اپنی طرف سے حضرت قوسؒ کا کلام بھی پیش کر دیتا ہوں کہ دوسروں کو تو جانے دیجئے میرے والد مرحوم کے کلام میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔

شعراء ایسی صورت حال کے لیے اکثر یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ جوش عقیدت و محبت میں آپے سے باہر ہو کر وہ ایسا کرتے ہیں نیز یہ کہ آپ جناب سے وہ اپنا پن وہ قربت ظاہر نہیں ہوتی جو تم تمھارا سے ظاہر ہوتی ہے۔

یہ خاکسار ایسے لوگوں کو سمجھاتا رہا ہے کہ دیکھئے کہ عشق محبت کے غلبے کا بہانہ محض فریب ہے۔اگر دفور عشق ومحبت میں آپ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیے ہیں تو میں آپ کو کچھ نہیں کہتا۔دیوانے ہر گرفت سے آزاد ہیں لیکن آپ اپنے ہر معاملے میں تو ماشاء اللہ ہوش وحواس میں ہیں جیسے ہی معاملہ رسول کا آتا ہے عشق ومحبت میں آپے سے باہر کیوں ہو جاتے ہیں؟

محبت تو آپ کو اپنے بزرگوں سے بھی ہے باپ چچا بزرگ بھائی ٹولے محلے کے

بزرگ کسی کو آپ تم تو' تیرانہیں کہتے ۔بس ایک رسولؐ کے معاملے میں ساری محبت کیوں انڈیل دیتے ہیں۔

تھانے کے معمولی سپاہی، چوکی دار، دفتر کے ادنیٰ کلرکوں سے تو آپ جناب کا معاملہ روا رکھتے ہیں گفتگو رسول کی ہوتی ہے تو کیوں تو تیرا پر اتر آتے ہیں۔

بزرگوں کا جو کلام آپ بطور مثال دکھاتے ہیں ۔ان کا نام لینے کا بھی آپ کو استحقاق نہیں ۔آپ کو نہیں معلوم کہ عشق رسول میں وہ کس مقام و منزل پر تھے ۔ان کے اعمال ان کے ساتھ گیے ۔وہ جانیں اور ان کا اللہ جانے۔

آپ نہیں جانتے کہ ان کے زمانے میں ایسا طرز تخاطب عام روش تھی ۔اُس زمانے میں ہم اپنے بزرگوں سے بھی اِسی طرح کلام کرتے تھے ۔آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی بعض علاقے میں تو تکار معیوب نہیں بہار ہو یا یو پی ۔یہاں تک کہ اطراف دہلی میں بھی ایسی زبان رائج ہے ۔لیکن معاملہ اُردو کا ہے ۔ہماری تہذیب کا ہے ۔زبان بھی بہت ترقی کرگئی ہے۔لوگوں نے بھی تہذیب کا جامہ اوڑھ لیا ہے ۔آج ہم اپنے ابا جان کو، بھائی کو، چچا کو تو یہ کہتے نہیں کہ تم میرے ابا ہو، تم چچا ہو تم میرے مددگار ہو لیکن جیسے ہی معاملہ رسول کا آتا ہے ڈھیٹ ہو کر کہنے لگتے ہیں کہ" میرے شفیع تمھیں تو ہو' ایسے تخاطب سے بہر حال پرہیز لازم ہے۔

اس کلام کی اشاعت میں مجھے شش و پنج میں مبتلا رکھنے والی دوسری جو چیز تھی وہ بعض ضعیف احادیث اور موضوع روایات تھیں ۔بہت غور کیا۔ یہ کلام آج سے سو سال پہلے کا ہے۔اس زمانے میں عام روش ایسی ہی تھی ۔ایسی روایات سے نہ تو مولانا الطاف حسین حالی کا رسالہ پاک ہے نہ مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ کی مدارج النبوۃ اچھوتی ہے۔پھر حضرت قوس کا کیا ذکر ۔ایسے میں اگر حضرت نے 'سنتا ہوں سنتے رہتے ہیں خیر البشر درود' جیسی باتیں لکھ ماریں تو اس کی گرفت نہیں ہونی چاہیئے۔ حدیث جو اس مفہوم کی ہے کہ جو شخص مجھ پر میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا رہتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ کو نسائی متروک قرار دیتے ہیں ۔علامہ البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے

اور بیان فرمایا ہے کہ صحیح حدیث صرف اتنی ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود آپ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایک نظم سلام کا عنوان حضرت قوس نے 'سلام بقیام' لکھا ہے۔ حالاں کہ قیام کے سلسلے میں خود آپ نے جلوہ گاہ پیغمبر میں لکھا ہے کہ:

''معتقدین قیام سے گزارش ہے کہ منکرین قیام سے وہ ہرگز نہ الجھیں۔ قیام نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت۔ مذہب کا کوئی اصولی رکن بھی نہیں۔ فقط مستحسنات کے لیے آپس میں اختلاف بڑھانا ہماری بڑی بدنصیبی ہے جو حضرات قیام نہ کرتے ہوں تو ان سے بھی عرض ہے کہ جس مجلس میں سب لوگ قیام کرتے ہوں وہاں ازروئے تہذیب مجلس ہی کھڑے ہو جائیں تو اس میں کیا برائی ہے۔؟''

الغرض ان بعض معمولی باتوں کو چھوڑ کر شکر ہے کہ حضرت قوسؔ نے بیشتر موضوع اور ضعیف روایتوں کی پیروی سے دامن بچایا ہے۔

القصہ مختصر یہ کہ عام طور پر جو نعتیہ کلام کے مجموعے آپکی نظروں سے گزرتے رہتے ہیں ان سے یہ مجموعہ قدرے مختلف نظر آئے گا۔ چند حمدیہ نظموں کے بعد دور جہالت کے بیان سے حضورؐ کی تشریف آوری، نذرانہ درود سلام، خیر مقدمی نظمیں، حضور کا سراپا، خُلق رسول، زہد رسول، آغاز دعوت، واقعۂ معراج شریف، اعجاز قرآن، غزوہ بدر کا بیان، وفات کا ذکر اور دوسری نعتیہ نظمیں نہ صرف یک رخی نعتیہ نظمیں نہیں بلکہ ایک مربوط تاریخ بھی پیش کرتی ہیں۔ نیز دعاء و مناجات پر مجموعہ ختم ہوتا ہے۔

ادبی نقطۂ نظر سے ان منظومات کا پایہ بہت بلند ہے جن پر انشاء اللہ آئندہ لکھوں گا۔ فی الحال دوسرے حضرات اگر اس سلسلے میں زحمت اٹھائیں تو انکا ممنون ہوں گا۔

فقیر بوریانشیں

ناوکؔ حمزہ پوری

۹ر مارچ ۲۰۰۹ء

لاالہ الاّ اللہ

طراز لوح وقلم لا الہ الاّ اللہ
فروغ حسن رقم لا الہ الاّ اللہ

ریاض عالم توحید کلمۂ طیب
بہار باغ ارم لا الہ الاّ اللہ

مدام پڑھتے ہیں تہلیل تحت عرش عظیم
مُسَبِّحان قدم لا الہ الاّ اللہ

ہماری خاک کا ہے ذرہ ذرہ وحدت گوے
کبھی نہ بھولینگے ہم لا الہ الاّ اللہ

وہی ہے بت کدہٗ وکعبۂ وکلیسا میں
اسی کا دیروحرم لا الہ الاّ اللہ

وہ لازوال وہ لامدّ ولا شریک لہٗ
وہ حق ہے حق کی قسم لا الہ الاّ اللہ

مدام قلزم توحید میں حباب آسا
ہم اس کا بھرتے ہیں دم لا الہ الاّ اللہ

نہیں ہے اس سوا آیت شفا کوئی
دوائے درد و الم لا الہ الاّ اللہ

نہ خلق میں ہے وہ داخل نہ امر میں شامل
نہ کیف ہے نہ وہ کم لا الہ الاّ اللہ

ہے اسکے چشمۂ رحمت سے اک جہاں سیراب
ہے عام اس کا کرم لا الہ الاّ اللہ

گداو شاہ کا اے قوسؔ راہ مولیٰ میں
سرنیاز ہے خم لا الہ الاّ اللہ

جل عظمتہٗ

نثار قدرت رحمٰن جلّ عظمتہٗ
منزّہ ذاتِ غنی شان جلّ عظمتہ

مکان اس کا ہے کہتے ہیں لا مکاں جسکو
کلام اس کا ہے قرآن جلّ عظمتہ

نہاں ہے وہ مگر اسکے عیاں مظاہر ہیں
تبارک اسمہٗ سبحان جلّ عظمتہ

وہ چاہے کردے ہمالہ کو ریگ زار سراب
وہ چاہے سنگ کو دے جان جلّ عظمتہٗ

اسی کے نور سے روشن ہے فطرت انساں
اسی کا سب پہ ہے فیضان جلّ عظمتہٗ

وہی ہے فرش زمیں پر برائے دشمن و دوست
بچھا ہے سفرۂ احسان جلّ عظمتہ

غرور حسن ازل نازشِ جمال ابد
فقط اسی کو ہے شایان جلّ عظمتہٗ

لئے ہوئے ہے ہتھیلی پہ قوس بہر نثار
اسی کی بخشی ہوئی جان جلّ عظمتہٗ

ہر سوٗ جلوہ گر توٗ ہے

اگر ہو دیدۂ بینا تو ہر سوٗ جلوہ گر تو ہے — یہاں تو ہے وہاں تو ہے اِدھر تو ہے اُدھر تو ہے
ہے باہر عقل انسانی سے یارب ماہیت تیری — تعجب ہے رگِ گردن سے بھی نزدیک تر تو ہے
فنا ہونے کو آئے ہیں فنا انجام ہے اپنا — سزاوار بقا اے ربّ العزت سربسر تو ہے
دوبارہ روح بخش جسم خلقت تیری قدرت ہے — دوبارہ زندگی سے جو کرے گا بہرہ ور تو ہے
سہارے جسکے عالم چل رہا ہے ذات ہے تیری — شرارے جسکی قدرت کے ہیں خرشید وقمر تو ہے
تری رحمت کی بدلی گلشن وصحرا میں چھائی ہے — طراوت بخش نخل و غنچہ و برگ وثمر تو ہے
شکستہ دل تیرے درگاہ میں ہے قدر کے لایق — محبت میں اثر افزاے اشک چشم تر تو ہے
دلوں میں تیرا گھر آنکھوں میں ہے تیرا گزر مولا — جمالِ بے نقاب دیدۂ اہل نظر تو ہے
ادھر تو سنگ کو جوہر بنا دیتا ہے معدن میں — ادھر بطن صدف میں آبرو بخش گہر تو ہے

ادا کیا قوسؔ حمد ونعت کا حق آدمی سے ہو
یہ ہم بھی جانتے ہیں مادحِ خیر البشرؐ تو ہے

***

وہ کریم جل ثناوہٗ

وہ قدیم عالم لامکاں وہ رحیم جل ثناوہٗ
وہ کریم صانع کن فکاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

وہ شفیق ہے وہ رفیق ہے وہ طبیب ہے وہ حبیب ہے
وہ خلیل رازق انس و جاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

وہ دل شکستہ کی آس ہے وہ امید عالم یاس ہے
وہ اثر فزائے لب فغاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

کوئی کوہ طور پہ جائے کیوں ارنی کا شور مچائے کیوں
وہ چراغ سینۂ و نور جاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

نہ وہ تخت پر نہ وہ فرش پر نہ زمین پر نہ وہ عرش پر
دل دردمند میں ہے نہاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

وہی ابتدا وہی انتہا وہی مدعی وہی مدعا
کبھی ہر جگہ کبھی بے نشاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

الم آشنا کا شریک وہ غم جاں گزا میں رفیق وہ
ہے قرار بخش دل تپاں وہ رحیم جل ثناوہٗ

یہی قوسؔ خستہ کی ہے دعا بصد آرزو بصد التجا
مجھے کردے عارف رازداں وہ رحیم جل ثناوہٗ

اے کبریاء

نسیم صبح دم بھرتی ہے دم صبح و مسا تیرا
شمیم روح پرور ذکر ہے نام خدا تیرا

دو عالم پردۂ اسرار ہے اے کبریا تیرا
جو اس پردے پہ مٹ جائے لگائے وہ پتا تیرا

نہ پروا اسکو جنت کی نہ دھڑکا اسکو دوزخ کا
امید و بیم سے نا آشنا ہے آشنا تیرا

گرے غش کھا کے موسیٰ طور پر برق تجلے سے
جو چمکا وادیٔ ایمن میں حسن دلربا تیرا

تو اپنا آپ ثانی ہے تو اپنا آپ ہمسر ہے
نہ کوئی مشترک تیرا نہ کوئی دوسرا تیرا

میری مشکل ہو آساں تیرے آگے کچھ نہیں مشکل
میں اک محتاج بندہ نام ہے حاجت روا تیرا

چٹک پڑتی ہیں کلیاں شوق سے صلِ علےٰ کہہ کر
پتا دیتی ہے شاید ان کو گلشن میں صبا تیرا

الٰہی زاہدوں کو ہو مبارک بادۂ کوثر
ترے دیدار کا پیاسا ہے قوسؔ مبتلا تیرا

تجلّیٔ حق

جب صنم خانہ کون و مکاں ہو گیا
کفر آباد سارا جہاں ہو گیا
مہر وحدت کا جلوہ نہاں ہو گیا
گم رسالت کا نام ونشاں ہو گیا
عین کعبے میں دخل بتاں ہو گیا
شور ناقوس جاے اذاں ہو گیا

بت پرستی پہ مائل طبیعت ہوئی
شرک سے اُنس وحدت سے نفرت ہوئی
صید باطل پرستی کا خلقت ہوئی
ابن آدم سے دور آدمیت ہوئی
الاماں وہ گناہوں کی کثرت ہوئی
بندہ اللہ سے برکراں ہو گیا

یہ تمرّد یہ الحاد مستکبری
یہ شگوں یہ کہانت یہ جادوگری
یہ تعیش یہ مستی یہ تن پروری
مائل حور مہر ووفا سے بری
یہ غوایت، ضلالت، ستم گستری
جنگجوئی زناکاری و میخوری
امر ونہی خداوند سے خودسری
یوں تغیر جو دور زماں ہو گیا

کانپ اٹھے طبقۂ ارض وچرخ بریں
دونوں چلاّے اوارحم الراحمیں
ہوں بشر کے گناہوں سے اندوہ گیں
بارانکا تواب ہم سے اٹھتا نہیں
لعنتی بن گئی ان سے ساری زمیں
چل گیا سکّۂ شر دیو لعیں

بھیج دنیا میں اب خاتم المرسلیں
دیکھ برباد کیسا جہاں ہوگیا
فضل ربی کو اسدم ہوئی حرکت
جوش میں آگیا قلزم مرحمت
پھیلی گھر گھر خلیل الہی برکت
حق نے بخشی سماعیل کو منزلت
برق ملک عرب کوند اٹھی شششجہت
جگمگا اٹھا کوہ حرا مہ صفت
عرش کا بنگی تاج کعبے کی چھت
جس پہ وحدت کا قایم نشاں ہوگیا

اللہ اللہ رے جوش نسیم سحر
پھول کھلنے لگے بار لائے شجر
وہ پرندوں کا شور ترنم اثر
نخلبندی چمن کی وہ زیب نظر
دشت یثرب چمن بن گیا سر بسر
رشک کرنے لگا خلد اس باغ پر
قدرت حق سے القصہ مختصر
خارزار عرب گلستاں ہوگیا

مٹ گیا وہم جاتے رہے ریب وشک
نقش باطل ہوا لوح عالم سے حک
تہنیت گوے سرور تھے جن وملک
نغمہ حور سے گونج اٹھا فلک
شمع کافور روشن ہوئی یکبیک
دشت ایمن تھا سطح سماک وسمک
نور مطلق نے اپنی دکھائی جھلک
جلوۂ رحمت کا ہر سو عیاں ہوگیا

صبح صادق کا عالم نمود سحر
وہ ستاروں کی ضو وہ فروغ قمر
نور کی سینکڑوں مشعلیں جلوہ گر
عطر شم مجمر عود وبوئے اگر
تھے ہوا میں ملک اپنے پھیلائے پر
اڑتے پھرتے تھے غلمان باکروفر
دشت پرنور رضواں میں ابریق زر
کہکشاں تھی علم ماہ کامل سپر
خم تھے سجدے میں کعبے کے دیوار و در
ترزباں شکر باری میں نخل وحجر

اتنے میں کچھ تجلی سی آئی نظر — بھر گیا نور سے آمنہ بی کا گھر
پہلوے آمنہ سے وہ خیر البشر — ہو کے پیدا فروغ جہاں ہوگیا

منہ کے بل گر پڑے نسر ولات وہُبَل — لیں شیاطین نے راہ دشت دجبل
مٹ گئے اہل باطل کے مکر و دغل — پھٹ گئے نسخہائے نجوم ورمل
دین آتش پرستی میں آیا خلل — مِلّت صابئی کا گیا دل دہل
چل گیا کشت زار کہانت پہ ہل — مل گیا خاک میں شور وشرِ بعل
ہو گیا دست پر زور الحاد شل — مادی زندگی کا گیا دم نکل
پائی تثلیث نے صورت مبتذل — آئی گوسالہ سامری کو اجل
جب کہ پیدا ہوا وہ شفیع ازل — منہدم قصر باطل نشاں ہوگیا

دشت طیبہ میں جاں بخش آئی بہار — سنگریزے بنے گوہر شاہوار
باغ میں نخل شاخوں میں گل گل میں بار — بار میں خوبی لذت خوشگوار
ذرہ ذرہ تھا طیبہ کا مہر اقتدار — کوچے کوچے پہ یثرب کے جنت نثار
وہ تہامہ کا جنگل زمرد نگار — وہ ضیا بارفاراں کا کوہسار
بطن نخلہ کا سیراب وہ رود بار — بوقبیس ابر رحمت کا سرمایہ دار
دیکھنا قدرت پاک پروردگار — جب تولد ہوا دین کا شہریار
سوکھ کر رہ گیا ساوہ انجام کار — رود خانہ سما وہ رواں ہوگیا

اے شفیع الوریٰ اے رسول انام — تجھ پہ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام
الصلوٰۃ اے نبی ذوی الاحتشام — السلام اے شہنشاہ کیواں مقام

الصلوٰۃ اے لبت روح یحییٰ العظام — السلام اے شبت عید ماہ صیام
الصلوٰۃ اے رخت روز وزلف تو شام — السلام اے خویت عطر مشک ختام
الصلوٰۃ اے بیانت زجنت پیام — السلام اے مکانت بدار السلام
الصلوٰۃ اے مہ چرخ فیروزہ فام — السلام اے شہِ انبیائے کرام
الصلوٰۃ اے زبویت معطر مشام — السلام اے بفرمانِ تو خلق رام
تجھ پہ اُترا ہے قرآنِ معجز نظام — تجھ پہ پیغمبری کا ہوا اختتام

تجھ سے روشن ہے اسلام کا پاک نام
بس توہی خاتمِ مرسلاں ہوگیا

******

محبوب خداؐ

محبوب خدا، حبیب ،احمد پیارا — افلاک رسالت کا درخشاں تارا
توحید کا درس جب دیا دنیا کو — سر شرک نے سنگ یاس پر دے مارا

علوئے شان سرور

جو کچھ ہیں خدا کے بعد بے شک ہیں آپؐ — آئینہ انوار لعمرک ہیں آپؐ
اے صل علیٰ علوئے شان سرورؐ — گنجینہ کسائے لک صدرک ہیں آپ

نوید رحمت

زمانے میں بہشتی حور یہ گھر گھر پکار آئی
مبارک ہو مبارک ہونیے سر سے بہار آئی
بہار آئی نوید رحمتِ پروردگار آئی
لُٹاتی عطرِ روح افزا نسیم مشکبار آئی

مجسم شان رحمت ہے بشارت ابن مریم کی
مسرت ہے ظہور سرورِ دیں شاہ عالمؐ کی

صفیر بلبل روح القدس آتی ہے کانوں میں
ہمہ تن گوش، گل ہیں جس کو سُنکر گلستانوں میں
وہ نام پاک جو خلد سماعت ہے اذانوں میں
اثر اعجاز کا ہے ذکر سے جس کے زبانوں میں

جہاں میں رحمۃ للعالمین بن کر وہ آتا ہے
عجیب غم خوار امت ہے برا ہمدرد داتا ہے

سنوارا دن کا چہرہ روز نے خرشید خاور سے
بچھائی چاندنی شب نے فروغ ماہِ انور سے
کیے گردوں نے روشن قمقمے تنویر اختر سے
بنے دُرِ ثمیں شبنم کے قطرے جس قدر برسے

دعائے صدق ابراہیم اپنا رنگ لاتی ہے
سنو کعبے سے وہ تکبیر کی آواز آتی ہے

ملک ہیں محو استقبال شاہنشاہ طٰہٰ میں
لب جبریل پر بشریٰ لکم ہے باغ سدرہ میں
کرن خرشید کی جاروب کش ہے سطح دنیا میں
مسرت آج اتراتی ہوئی پھرتی ہے بطحا میں
ہوئیں ہر ہفت حوریں خلد میں غلماں سنورتے ہیں
عرب کے ذرے ذرے مشق رقص ناز کرتے ہیں

عرب میں آج ہی توحید کا فوارہ اچھلا تھا
اسی دن عظمت دیرینہ کا خرشید چمکا تھا
اسی دن خونِ حُریّت رگ مسلم میں تڑپا تھا
اسی دن عرش کا سر خاک دان پر جبہہ فرسا تھا
اسی دن خامۂ قدرت کا یہ جلوہ نظر آیا
اسی دن نور احمد آمنہ بی بی کے گھر آیا

مسلمانو! پڑھو صلِّ علیٰ بھیجو درود اُن پر
ازل سے شیفتہ ہے رحمتِ ربِّ ودود اُن پر
عبادت ختم تھی ان پر قیام اُن پر قعود اُن پر
تصدق ہے کرم مفتوں سخاوت محو جود اُن پر
مسلمانو! خدا سے نعمت عظمیٰ ملی تم کو
مبارک رحمت للعالمیں کی رہ بری تم کو

نور سعادت کا تڑکا

وہ ظہور تجلی حق کی سحر، وہ وفور سعادت کا تڑکا
ہوا جلوہ فروز اے صلِّ علی، بی آمنہ کا پیارا لڑکا

توحید کا بادل چار طرف پھیلانے لگا بارانِ کرم
نئے سر سے بہار کا آیا قدم رہا نام نہ باقی پت جھڑ کا

اُمّی نے پڑھایا ایسا سبق، کافر بھی لگے رٹنے حق حق
وا ہوگیا گردن عالم سے اصنام پرستی کا پھڑکا

بت تک وحدت کے ہوئے قایل جاء الحق وزہق الباطل
جل بھن کے ہوئی شکیث سیہہ توحید کا شعلہ جب بھڑکا

جب غار حرا میں ہوئی بعثت اسلام کی کوندا اٹھی بجلی
تھرا گیا طبقۂ ارض وسما توحید کا کڑکا جب کڑکا

شجر اسلام اے صلِّ علیٰ رحمتِ خالقِ جلّ وعلا
جس اصل کی سدرہ ہے اک ڈالی جس نخل کا طوبیٰ ہے اک چھڑکا

جب سرورِ دیں مکی مدنی ہوئے مائلِ جذبۂ بت شکنی
سرِ لات وہبل پہ وہ لات پڑی رہا سر کا نشاں نہ پتا دھڑ کا

ہوا خوار ابوجہلِ بیدیں یتخبطہ الشیطان لعیں
قدرت نے اسے پس مرگ دیا تذلیل کا گردن میں پھڑکا

یہ نعت شریف اے قوس حزیں دم تیغ سے بڑھکے ہے تیز کہیں
کوئی دادرہ ٹھمری خیال نہیں نہ یہ نظم ترانہ ہے تھیٹر کا

مبارک باد

ہوئی جو رحمت ذات قدیم کو حرکت
ہوا عیاں ظلمات جہاں سے عالم نور

ہوا میں گونج اٹھی جبرئیل کی آواز
فضائے قدس ملائک سے ہوگئی معمور

حرا میں وادیٔ ایمن کی کوندا ٹھی بجلی
ابو قبیس پہ پھیلی تجلّی سرِ طور

ملائکہ کے پَروں کے وہ ساز روح نواز
مدبّرات سماوی کے وہ ترانہ سور

وہ دل نواز ادائے مسرت غلماں
کرشمہ خیز وہ رقص تبسم لب حور

ہوئی نقاب خفا سے عیاں وہ آخر کار
تھی مضطرب جو ازل سے حقیقت مستور

الٰہی کس شہ والا کی آمد آمد ہے
ہے بار حسرتِ دیدار چشم اہل قبور

کلی کلی چمن کائنات ارضی کی
بنی ہے روکشِ مینا ے بزم فرح وسرور

ہیں رقص میں کرہائے نجوم لا تعداد
فروغ بخش ہوا میں ہیں نے شمار قمور

ہوے ذلیل شیاطیں تو بے نشاں اصنام
ہوئیں جہاں سے تجسم پرستیاں کافور

صدائے گوش نواز سرور جاء الحق
بلند چار طرف ہے برنگ شور نشور

کھڑے ہوئے ہیں سروشانِ عالم ارواح
حریم کعبہ پہ قربان ہے مسجد معمور

ادب سے صف بصف استادہ بہر استقبال
تمام حور و ملک ، جن وانس، وحش وطیور

یکایک آئی فلک سے ندا مبارک باد
کنار ارض بنا مہد ذات پاک حضورؐ

حبیبؐ پاک غفور الرحیم پیدا شد
هزار شکر! رسولِ کریمؐ پیدا شد

****

آئینہ خدا

باعث سب کی نجات کا احمدؐ ہے — دیباچہ ممکنات کا احمدؐ ہے
سرتاپا شان حق ہے وہ ختم رسلؐ — آئینہ خدا کی ذات کا احمدؐ ہے

خیر مقدمِ شہِ انبیاء

نور مطلق جو فاران پر یک بیک مثل شمس و قمر جگمگانے لگا
شرم سے آفتاب سپہر بریں دامن ابر میں مُنہ چھپانے لگا

ہر روش ہر چمن میں نسیم سحر ناز سے چل رہی تھی اِدھر اور اُدھر
غنچے ہنسنے لگے پھول کھلنے لگے شاہد گلستاں رنگ لانے لگا

باغ عالم میں باد بہاری چلی دشت بھی بن گیا پھول والی گلی
مسکرانے لگی نارون کی کلی نغمہ مرغ سحر خیز گانے لگا

ناز سے نغمۂ خیر مقدم کی لے حوریں جنت میں گانے لگیں پے بہ پے
آمنہ بی بی کا گھر بفضلِ خُدا نور توحید سے جگمگانے لگا

اصل توحید کو حق نے بخشی تری بت پرستی کے خرمن پہ بجلی گری
نخل وحدت کی ٹہنی ہوئی پھر ہری جوش ابر رسالت دکھانے لگا

******

درود

پڑھتا رہے نہ شوق سے کیوں ہر بشر درود
آرامِ جاں درود ہے نورِ نظر درود

نعرے بلند صلِّ علیٰ کے ہیں بزم میں
مومن کے دل میں اپنا بناتا ہے گھر درود

شرمندہ ہوں کہ ذکر کروں کس زبان سے
سنتا ہوں سنتے رہتے ہیں خیرالبشر درود

دردِ گنہہ سے اے دلِ مضطر نہ یوں تڑپ
ہوتا ہے ہر مرض کیلئے چارہ گر درود

اے قوسؔ مست بادۂ حُبِّ رسول ہو
پڑھتا رہے جو شوق سے شام و سحر درود

****

بادشہِ جنؓ و بشر

اے نور خدا بادشہِ جن و بشر لطفے کن وریش سینۂ من بہ نگر
ماشاء اللہ چہ خوش کریم النفسی محروم مراں سگِ خودت را از در

"درودوسلام"

نوید رحمتِ رَبِّ ودود تیرے لئے
سلام تیرے لئے ہے درود تیرے لئے

تیرے ظہور کے باعث بچھا ہے فرش زمیں
ہے شامیانہ چرخِ کبود تیرے لئے

یہ راز لیلۃ الاسریٰ کھلا شب معراج
فراز عرش علا تھا صعود تیرے لئے

کھلی امتِ احمد سے بخششِ ازلی
حرام کی گئی نارالو قود تیرے لئے

کفیل مغفرت خلق ذات پاک تیری
پیام ذٰلِکَ یوم الخلود تیرے لئے

فلک پہ شور بپا ہے تیری عبادت کا
ہے ختم ذوق رکوع و سجود تیرے لئے

عطا سے اپنی نہ قوسؔ گدا کو رکھ محروم
کرم کا خاتمہ تجھ پر ہے جود تیرے لئے

****
** ** **

سراپائے رسولؐ

سادہ لفظوں میں ہے تحریر سراپائے حضورؐ
سربسر نور علے نور تھے اعضائے حضورؐ

قد میانہ تھا تو اندام مبارک موزوں
جس پہ تھی صانع بے مثل کی صنعت مفتوں

رنگ اس سرور کونین کا تھا سرخ وسفید
بدر پیشانی پہ پیوستہ بھویں تھیں مہہ عید

بنی مائل بہ درازی تھی تو چہرہ ہلکا
عارض سرور عالم پہ بہت گوشت نہ تھا

تھا دہن باز تھے دندانہ دنداں بھی جدا
گردن اونچی تھی سر عرش نما بھی تھا بڑا

سینہ چوڑا تھا معارف کا جو تھا گرویدہ
بال سر کے نہ بہت سیدھے نہ کُل پیچیدہ

کبھی تا دوش کبھی تا بہ بنا گوش تھی زلف
کبھی رخسارۂ انور سے ہم آغوش تھی زلف

تھی گھنی ریش مبارک تو سیہ گول آنکھیں
بحر عرفانِ خدا کا دُرِ مکنوں آنکھیں

سرگیں آنکھوں کی پلکیں تھی تناسب سے دراز
تھیں بڑی ہڈیاں مونڈھوں کی بروے انداز

ناف تک سینے میں بالوں کی تھی ہلکی تحریر
ساعد وشانے پہ بھی بال کی کچھ تھی تحریر

شانے پرگوشت تھے چوڑے تھے کف دست حضور
انگلیاں ہاتھوں کی آتی تھیں نظر شاخ بلور

ایڑیاں نرم تھیں نازک تھیں سبک حد سے سوا
بیچ سے خالی تھے تلوے شہ والا کے ذرا

****

عارض پرنور

جابر بن سمرہ سرور دیںؐ کے اصحاب
یہ بیاں کرتے ہیں اک رات جو نکلا مہتاب

آسمان صاف تھا بدلی کا کہیں نام نہ تھا
چاندنی بدر کی کرتی تھی نظر کو شاداب

حضرتِ سرور عالمؐ تھے شکر خوابی میں
رخِ پُر نور تھا خرشید صفت غیر نقاب

کبھی میں دیکھتا تھا روے منور کبھی چاند
شکل پروانہ تھا اس شمع رسل پر بیتاب

بدر سے بھی رخ پر نور زیادہ تھا حسیں
حسن عارض سے تھا خرشید منور کو حجاب

قدرعنائے محمدؐ

طوبیٰ ہے نثار قد رعنائے محمدؐ
بالا ہے کہیں عرش سے بالائے محمدؐ

اے صلِ علےٰ رتبہ والائے محمدؐ
جبریل جبیں سائے کف پائے محمدؐ

کرتا نہ ہو ماتم کوئی شیدائے محمدؐ
آتی ہے صدا پچھلے پہر ''ہائے محمدؐ''

امت کو نہ بھولے پسِ مُردن بھی لحد میں
ملتے ہوئے پائے گئے لبہائے محمدؐ

مہجوریٔ امت تھی گران دل سرور
معراج کی شب پل میں گئے آئے محمدؐ

حق بیں نظر پاک ہے تفسیر رآنی
مازاغ بصر نرگس شہلائے محمدؐ

ہے عین عیاں سایۂ قامت کا نہ ہونا
تھا نور علی نور سراپائے محمدؐ

داغ جگر باغ جناں کوے مدینہ
فردوس بریں گوشۂ صحرائے محمدؐ

کرسیٔ رسالت ہے عروج فتدلیٰ
منزل گہہ قوسین ودنیٰ جائے محمدؐ

نکلی جوئے بخشش امت سر محشر
بکھرائے ہوئے زلف تمنائے محمدؐ

یہ کر کے رقم ٹوٹ گیا خامۂ قدرت
ہوگا نہ ہوا ہے کوئی ہمتائے محمدؐ

قرآن وخبر سے ہے عیاں اُنس شہ دیں
ایمان مسلماں ہے تولائے محمدؐ

مستور ہے تشریف میں بندے کے خدائی
آئینۂ حق عارض زیبائے محمدؐ

یہ منہ تیرا اوردعوے عشق نبوی قوسؔ
یوسف ہیں یہاں دل سے زلیخائے محمدؐ

خُلقِ رسولؐ

بیاں کیا ہو خلقِ رسول مکرم   سر عجز دن رات جس کا رہا خم
ہوئی جسکے صدقے میں تخلیق عالم   سمجھتا تھا اک عبد ناچیز ہیں ہم
قدم اس پیمبر کا افلاک پر تھا
پر اللہ رے عجز وہ خاک پر تھا

وہ دشمن کے حق میں دعا کرنے والا   حمایت کا غیروں کی دم بھرنے والا
وہ دکھ درد پر خلق کے مرنے والا   خدا سے ہر اک حال میں ڈرنے والا
غریبوں کا فریاد رس نے بسی میں
یتیموں کا درد آشنا بے کسی میں

نہ کرتے تھے تکلیف میں میلے تیور   غم و درد سے دل نہ ہوتا مکدر
ہوئے تین دن گو نہ کھانے میسر   شکم پر بندھا صبر کا رکھتے پتھر
نہ کوئی قلق تھا نہ کوئی الم تھا
جو تھا اک گنہگار امت کا غم تھا

عبادت کا یہ حال راہ خدا میں   کھڑے رہتے دن رات حق کی رضا میں
قیام اور سجدے وہ جن کی ادا میں   ورم آگئے پائے خیرالوریٰ میں
ترس ذات مطلق کو آیا نبی پر
ملے شہ سے جبریل طٰہٰ کو لے کر

شہنشاہ دیں سارے عالم کا راعی جہاں کیلیئے سوئے توحید داعی
تنزل سے مانع تمدن میں ساعی سکھائی ہمیں زندگی اجتماعی
عزیز و عدو فاقہ مست و تونگر
تھے اسکی خدا بیں نظر میں برابر

****

زہدِ رسولؐ

کیا پوچھتے ہو زہد شہنشاہ ذی حَشم نان جویں نہ کھائی کبھی ہو کے پُر شکم
گو بندگی میں سوج گیے آپکے قدم لیکن خیال بخششِ اُمت تھا دم بدم
قربان اسکی شفقت و رحمت پہ جایئے
بھولا نہ جو ہمیں اسے کیونکر بھلایئے

نام ونشان کفر جہاں سے مٹا دیا کعبے کی چھت سے سارے بتوں کو گرا دیا
توحید کا جہان میں ڈنکا بجا دیا بھٹکے ہوؤں کو راستہ سیدھا دکھا دیا
ذرے پہ کی نگاہ تو خرشید کر دیا
مردہ دلوں کو زندۂ جاوید کر دیا

****

آغازِ دعوتِ حق

گر چکے قوم کی دعوت جو شہنشاہ زمن — پھر ہوے سامنے سب کے گہر افشان سخن
اے مری قوم شجاعان عرب جاگ اٹھو — عصبیت نہ مٹنے لاؤ بجا حقِ وطن
آپ حضرات کو اس واسطے دی ہے تکلیف — مد فرض رسالت میں ہوں ساعی ہمہ تن
آؤ اسلام کی تبلیغ میں دو ساتھ میرا — وعظ سے تا مس عالم کو بنا دوں کندن
سنتے ہی سرور کونین کے منہ سے یہ کلام — جل اٹھے برق عداوت سے خدا کے دشمن
جب طرفداریٔ حق پر کوئی راضی نہ ہوا — دفعتہً چیخ کے بولے علیؓ قلعہ شکن
ناحق اندیش سے امید حمایت ہے عبث — مائل حق نہ کبھی ہوں گے پرستار وثن
یا نبی حقِ تعالےٰ ہے مددگار تیرا — خون سے اپنے کھلائیگا علی تیرا چمن
کافروں نے جو سنا یہ سخن حیرت خیز — سب کے سب دہ گئے انگشت بہ دندانِ دہن
قہقہہ مار کے بولے ہے تعجب کا مقام — پندرہ سال کے بچے کی تو دیکھو چتون
یہ توسن اسپہ یہ دعویٰ کہ بزور اسلام — چاک کر دونگا اساطیر کے اوراق کہن

اک جواں ایک صبی دونوں کے دعوے تو سنو
یعنی دنیا کو بدل دینگے بوجہ احسن

****

صور معارف حق

اک نعرۂ وحدت سے جسکے دنیا کا کرہ تہہ و بالا تھا
منہ میں لئے صور معارف حق فاراں پہ وہ کملی والا تھا
صہبا کدۂ عالم میں بشر مئے بطلاں کا متوالا تھا
اللہ کا گھر یعنی کعبہ مدت سے بتوں کا شوالہ تھا

بے دینی کا تو برتو بادل عرفاں کی ہوائیں تھا چھایا ہوا
طغیانِ ضلالتِ انساں سے تہہ و بالا عالم بالا تھا
طوفانِ شقاوتِ نوعِ بشر ہوا باعثِ جنبشِ گاؤ زمین
انسان کی دیکھ کے سنگدلی غرقِ یمِ شرم ہمالہ تھا

ایمان کی پاکیزہ شکلیں داعی کی صدا سے چمک اُٹھیں
اسلام کا لاثانی طبقہ اس ماہ رسل کا ہالہ تھا
تثلیث نے رونق پائی تھی مصلوب نبی کی خدائی تھی
کونین میں ظلمت چھائی تھی ہر شخص بتوں پر والہ تھا

اندھیر فضائے محیط میں تھا ظلمات قیامت تھی دنیا
دہریت کی شب یلدا میں تل بھر بھی کہیں نہ اُجالا تھا
توحید کی بستی سنساں تھی چھایا تھا حرم میں سناٹا
اصنام پرستی کا جنگل ہر چار طرف ہریالہ تھا

صابی کے کواکب تھے رخشاں زردشت کی آگ تھی شعلہ فشاں
الحاد کی ندی باڑھ پہ تھی اغلال کا جوش پہ نالا تھا

بجلی کی طرح چمکی وہ ندا کڑکے کی طرح کڑکی وہ صدا
سکتے میں خدائی نعرے سے کفار کا ادنیٰ اعلیٰ تھا

کفار حسد سے جل اٹھے دیں لاکھ طرح کی ایذائیں
راضی برضائے قضاوقدر وہ خاصہ حقِ تعالیٰ تھا

کھانے نہ میسر ہوتے تھے بھوکے ہی شب دیں سوتے تھے
امت کے خیال میں روتے تھے کیا رحم کلیجے میں ڈالا تھا

معصوم تھے وہ محمود تھے وہ ساجد بہ درِ معبود تھے وہ
حتی کہ قیام تہجد سے کف پا میں ورم تھا چھالا تھا

پھونکا گیا وحدت کا جو بگل تھرا گیے لات و منات وہبل
ابلیس ہوا فی النار سقر جو آتش کا پرکالہ تھا

نیرنگیٔ شانِ خدا دیکھو جو سرورِ عالم کے تھے عدو
ہر ایک فغاں کشِ زاری تھا ہر ایک الم چشِ نالہ تھا

مانوس جو شرک و کفر سے تھے اسلام کے عاشق زار بنے
وہ تخم ہوا سر سبز شجر توحید نے جسکو پالا تھا

ہر طاغی و سرکش رام ہوا پیمانہ کشِ اسلام ہوا
باطل کی صدائیں پست ہوئیں اور بول خدا کا بالا تھا

اک بوند تھی جسکی قوسِ حزیں جاں بخشِ خمارِ ماءِ معیں
کیا ساقی کوثر کی مے تھی کیا ختم رسل کا پیالہ تھا

******

صاحبِ معراجؐ

صلوٰۃ اللہ علیٰ یٰسین سلام اللہ علےٰ طٰہٰ
محمدؐ صاحبِ معراج سبحانَ الذّی اسریٰ

شفیع عاصیاں خیرالبشر مامور دیں پرور
نم لطفش یم کوثر دم فیضش قم عیسیٰ

رسول رحمتہ للعالمیں شاہنشہ مسکیں
نذیر آتش دوزخ بشیر جنت الماویٰ

بخو شایستۂ تمکیں بَبُو گلدستۂ نسریں
درنا سُفتۂ یٰسیں مَہِ دو ہفتۂ اسریٰ

گلیم فقر بردوشش کلیم سدرہ پابوشش
زہے لطف خطاپوشش خہے خُلقش عطاافزا

اگرذاتش بنودے پشتبانِ کشتیٔ طوفاں
نگفتے نوح بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا

خلیل اوست یزداں مصحف تنزیل اوقراں
مثیل اوست معدوم وعدیل اوست ناپیدا

دمدجاں فیض گفتارش بہ نعش دلبر حابر
زرمی باالجمارش کورچشم روشن اعدا

زنذر جامہ اش لی سینیا قایم بصد ساماں
زچاک نامہ اش صدپارہ بردِشوکتِ کسرٰے

ستوں رانالہ ازہجرش سکون مہر ازامرش
زانگشتش قمر شق گشت ودر مُشتش حجر گویا

ہزاراں مہر در قمرش ہزاراں مہر در ابرش
زخاکش خس بود گلہا زنارش نخ شود دریا

حدوث اندرقدم ممکن بواجب برزخ ذاتش
عرب در آشکار وحُسن رب در پردہ اخفا

زنورش انسی وجانی ظہورش شانِ ربانی
زبورش لحنِ قرانی بطورش نردباں ادنےٰ

نوالیش ازدمِ وحدت لوالیش پرچم قدرت
سرایش عالم فطرت برایش خلقت اشیا

نگاہ انبیا سویش پناہ اصفیا کویش
خلیل اللہ دعاگویش برید مقدمش عیسےٰ

شفا پروردۂ دردش ارم بوکردۂ دردش
صفارم خوردہ گردش بخو شبویش چمن شیدا

ضیاے دل چراغ او صفاے سینہ داغ او
خردگم در سراغ او برازش معرفت اعمےٰ

شب واللیل گیسویش ہلال عید ابرویش
فداوالفجر بررویش نثارقامتش طوبےٰ

عروجش قرب اوادنیٰ فیغشے السدرہ مایغشےٰ
راہ نذلۃ اخری فاوحی الرب مااوحیٰ

مزارش کعبہ ایماں حصارش عالم عرفاں
بہارش جنّتِ رضواں دیارش عالم بالا

لبش رنگیں تنش سیمیں رخش نسریں خطش مشکیں
قدش طوبیٰ خدش بیضا رہش ملجا درش ماویٰ

عطامنون اکرامش سخامرہون انعامش
قضامفتون احکامش قدر برامراو شیدا

وجودش درعیاں امکاں وجویش ازنظر پنہاں
فلک ہایم ملک حیراں ازیں سرِّ خردفرسا

دلایش معطی ایماں لقایش ماحی عصیاں
ثنایش آیۂ قراں مدیحش ربی الاعلے

برایت یاحبیب اللہ چشم زار خوں گرید
فدایت یارسول اللہ قوس خوار را بخشا

****

اللہ معك

اندر معراج کاں شہ جنّ و ملک افراشت علم ز ہفتمیں بام فلک
از عرش صدائے اُدن منّی آمد جبریل زدور خواند اللہ معک

آج کی رات

عرش پر جاتے ہیں محبوبؐ خدا آج کی رات
شب معراج ہے اے صل علیٰ آج کی رات

آج ہر ذرے انا النور کا دم بھرتے ہیں
رشک خرشید ہے تاروں کی ضیا آج کی رات

شوق دیدار شہ دیں میں کھڑی ہیں ہر سو
قابل دید ہے حوروں کی ادا آج کی رات

اک جہاں نور سے معمور نظر آتا ہے
چشم بد دور ہے وہ جوش صفا آج کی رات

حق سے حاصل وہ تقرب شہہ والا کو ہوئے
کھل گئے معنی قوسین و دنےٰ آج کی رات

قوسؔ کہتے تھے فرشتے شب معراج یہی
ہے شب قدر سے رتبے میں سوا آج کی رات

اعجاز قرآن

مرحبا کیا دین کیا آئین کیا ایمان ہے
حَبّذا اعجاز از سر تا بپا قرآن ہے

حامل تنزیل رب العالمین روح الامیں
دیکھ کر شان حبیب کبریا حیران ہے

سرمہَ چشم بصیرت سارے عالم کیلئے
مخزن توحید ہے مجموعہَ عرفان ہے

اس کتاب پاک کے ہر صفحے میں ہر سطر میں
علم کی بہتات ہے تنظیم کا سامان ہے

اسکا اک اک حرف ہے توحید ربی کا گواہ
اسکا اک اک لفظ سِرِّ خالق سبحان ہے

وحی ربی ہے مسلمانوں کا دستور العمل
اپنے پیارے کا یہ پیارا نسخہَ فرمان ہے

جسمیں اِنَّ الدِّین عنداللہ الاسلام آچکا
اہل ایماں کے لئے اس پر عمل آسان ہے

حلت اور حرمت، بصائر اور حکم بیع اور شریٰ
جس قدر تلقین ہے سب نافع ایقان ہے

درد قومی جذبہَ حب الوطن تکریم خلق
جسم مسلم کیلئے دل ہے جگر ہے جان ہے

خلق ولینت کی ہے تاکید اور رواداری کا حکم
محضرِ صدق ودیانت دفترِ احسان ہے

امر بالمعروف ونہی منکر اس میں آشکار
یعنی اِس میں فائدہ اُس بات میں نقصان ہے

احترام نفس وخودداری وعجز وصدق وحلم
سب کی ہے تعلیم سب کے واسطے فرمان ہے

دل نشیں آیات قدرت میں ہے انداز بیاں
ہستی مطلق پہ لبریز اثر برہان ہے

واقعات آدم و شیطاں ہیں عبرت کیلئے
نفس انسانی کے حسن وقبح کا اعلان ہے

مانتے ہیں ہم بھی شیطاں کا وجود خارجی
پر یہ سرکش آدمی شیطاں کا شیطاں ہے

حشر تک انساں کی فطری کجروی جاتی نہیں
سب سے بڑھکر اپنا دشمن نفسِ نافرمان ہے

انبیاء کے قصے سرکش طاغیوں کے واقعے
جسقدر ہیں ان سے حاصل عبرت انساں ہے

غزوۂ بدر

ہوئی ہزیمتِ کفار بدر ہیں جس دم
بچے کھچے ہوے لی کافروں نے راہ فرار

ہوے اسیر وغا دشمنوں کے سَتر شخص
ہوا ہے حضرت عباس کا بھی جن میں شمار

کسی ہوئی تھی اسیروں کی زور سے مشکیں
کراہے حضرتِ عباس درد سے کئی بار

صدا کراہ کی پہونچی جو شمع اقدس تک
تو آیا رحمتہ اللعالمیں کو پھر نہ قرار

چچا کے درد سے آنکھوں میں اشک بھر آئے
تڑپ اٹھا دل بیتاب احمد مختار

کہا صحابہ کو عباس کی یہ ایذائیں
دلِ رسول کو کرتی ہیں بنکے تیر فگار

جو چاہتے ہو کہ کچھ کل پڑے محمدؐ کو
تو بند کھول دو عباس کے یمین ویسار

جو اس عذاب سے عباس کو نجات ملی
تو دوسرے بھی ہوے بہر رحم عرضہ گزار

غرض ہر ایک کی جب کھولدی گئیں مشکیں
تو گو نہ آیا سکوں میں دل شہ ابرار

ہے اس کا نام کرم ہے یہ رحمت وشفقت
کہ دشمنوں کو بھی پہونچے نہ ذرہ بھر آزار

آئینہ انوار ازل

اے آئینہ انواز ازل اے مظہر قدرت کیا کہنا
تنویر شفاعت کیا کہنا تصویر رسالت کیا کہنا

تری شان نبوت کی اک لے اتممت علیکم نعمت ہے
تجھے وحی ہوئی قران سی شے اللہ کی حجت کیا کہنا

نورِ قمرِ وحیٔ یوحیٰ صدقے ترے اے محبوب خُدا
تیرا روضۂ اطہر صلِ علیٰ تیرا گنبد تربت کیا کہنا

مازاغ بصر تری شان میں ہے تعریف تری قران میں ہے
ایمان ترے فرمان میں ہے اے شافع امت کیا کہنا

یہ فلک یہ ملک یہ زمین یہ بشر یہ نعیم و جہیم یہ شمس وقمر
ترے نور کے سب ہیں رہینِ اثر تیرا کوکب عظمت کیا کہنا

شہ کشور دیں سبحان اللہ مہ عرش بریں سبحان اللہ
تیری لوح جبیں سبحان اللہ تیری چاندسی صورت کیا کہنا

ترے نقش قدم پہ نثار ملک ترے صحن حرم کا غبار فلک
ترے تابعِ حکم سماک و سمک تیری عام حکومت کیا کہنا

میرا دل مری جان فدا تجھ پر اے خواجۂ عالم خیر بشر
تقسیم ہوئی تجھ سے گھر گھر توحید کی نعمت کیا کہنا

چھائی تھی جہاں میں بہمیت تہذیب تو گویا تھی رخصت
تیرے دم سے ہوئی انسانیت مامور خلافت کیا کہنا

تنظیم عمل میں حسن نسق انداز بیاں میں جذبۂ حق
تکمیل رسالت کا ہے سبق تیری پاک شریعت کیا کہنا

تیرے صفِ نعال کا خاک نشیں تیرا بندۂ عاصی قوسؔ حزیں
تیرے رحم سے پائے بہشت بریں تیری شان شفاعت کیا کہنا

****

خلقۂ قرآں

از عایشہ پرسید کسے عجز کناں   کای مادر مہربانِ عالی گہراں
اخلاق حضور سرور عالمؐ چیست   ارشاد نمود کان خلقہ قرآں

حبیب خُدا

اے بادشہ ختم رسل شاہ تو ای   بر اوج سپہر مرسلاں ماہ تو ای
آں کیست کہ بگزشت بہ اوجِ نُہ چرخ   واللہ کہ حبیب خاص اللہ تو ای

اے جوہر آئینہ سیمائے تو پیغمبری

اے جوہر آئینۂ سیمائے تو پیغمبری
کردند ختم ذات والایت نبوت پروری

شد زرد شاہاں راز تو رخسار سرخ سروری
شد سرد خوباں راز تو بازار گرم دلبری

اے آستانت بوسہ گاہ قدسی وجن وبشر
واے گرد راہت غازۂ رخسارۂ حوروپری

شیدائے مہر عارض خوبت جمال یوسفی
رسوائے حسن شہر آشوبت بتان آذری

پیمانۂ محتاج تو وقفِ شراب کوثری
شکرانہ معراج تو رقص بتان آذری

رائے تمہہ دانندہ رامن تونیم تومن نہ
روے سیمہ گویندہ رامن دیگرم تو دیگری

گردیدم اندر بحر وبرصرصر شدم شام وسحر
چوں نقش تو نامد نظر در عالم صورت گری

روحی فداک ای نازنیں اندر دل عاشق نشین
ہرگز منہ پابرزمیں نازک زگلبرگ تری

درقرن توگرزیستے نمرود دیں پرورشدے
روی توگرنگریستے گشتے مسلماں سامری

پامال چاک ذیل توقیع تو شان کسروی
برباد خاکِ ردِ منشورِ تو جاہ قیصری

غلمان بجاں قربان تو حوراں پرستاران تو
خوباں بلاگردان تو درجلوہ گاہ دلبری

مہ داغدار روے تو گل شرمسار بوے تو
سنبل نثار موے تو رنگ خطت نیلوفری

سجادہ ات سقف حرم بیجادہ ات وقف کرم
قسام نعماے ارم سقاے جام کوثری

بے مثل وبے ہمتاستی لاثانی ویکتاستی
درمرسلیں اعلاستی درانبیا اولیٰ تری

گفتے ہزاراں آفریں برقوسؔ از جاں آفریں
گرخسرو معجز بیاں بشنودے ایں نعتِ دری

****

حامل وحی

اے مہِ اوجِ بطحیٰ مہر سپہر برتری
حامل وحی حق ترا حاسۂ پیمبری
حق کی صداقت آشکار تجھ سے ہوئی ہزار بار
باطل فتنہ ساز کی محو ہوئی فسوں گری
درس الٰہیات سے بن گیا نکتہ رس بشر
مٹ گیا کائنات سے نقش بتان آذری
پست و بلند کی فضا نور سے جگمگا اٹھی
مرکز نور بن گیا عالم خشکی و تری
شاہ و گدا کو متحد کر دیا ایک یتیم نے
گھٹ گئی روح کسروی دب گیا رعب قیصری
ایک اشارے سے ترے خاک پہ منہ کے بل گرے
لات و ہبل کہ جن سے تھی رونق سحر سامری
لہریں اٹھیں شعور کی زاویۂ دماغ سے
اونٹ چرانے والوں نے کی حکماء پہ افسری
قوسؔ یہ نعت ہے وہ نعت جس کی نشید پر نثار
زمزمۂ نوائے حور تارِ ترنم پَری

شانِ رسالت

نقش ہے دل کے نگینے پر محبت آپؐ کی
جو ہر آئینہ سرمد ہے طلعت آپؐ کی

انبیا سکتے میں ہیں لب رعب سے کھلتے نہیں
دنگ ہیں سب دیکھکر شانِ رسالت آپؐ کی

لیتی ہیں حوریں بلائیں دیتے ہیں بوسے فلک
قدسیوں کی ہے زیارت گاہ تربت آپؐ کی

یاد ہے بطحا کو ابراہیم کی اب تک دعا
آج تک عیسےٰ کو ازبر ہے بشارت آپؐ کی

کھینچ کر لوح جہاں پر نقش طلعت آپکا
آپ لیتا ہے بلائیں دست قدرت آپکی

بخشوائیں گے سیہ کاران امت کو حضور
خلد کا رستہ بتادیگی شفاعت آپؐ کی

رُخ ضحیٰ ، واللیل گیسو، چشم مازاغ البصر
دیکھ لے قران لیکر کوئی صورت آپؐ کی

کیا بیاں اس غمگسار خلق کے اخلاق ہوں
دشمنوں پر بھی تھی اپنوں سی محبت آپؐ کی

قوسؔ کا ارماں یہی ہے قوس کی حسرت یہی
خواب میں اے کاش ہوجاتی زیارت آپؐ کی

****
** ** **

معجزۂ لازوال

جما ہے صفحۂ دل پر خیال احمدؐ کا
چڑھا ہے دار پہ آشفتہ حال احمدؐ کا

بلا سے تیغ جفا سے ہے قیمہ قیمہ بدن
ہماری روح کو ہے اتصال احمدؐ کا

بلند ہے فلک ہفتمیں سے جس کا غبار
ضرور ہے یہ کوئی پائمال احمدؐ کا

نہ لن ترانی سے مطلب نہ خواہش ارنی
دِکھا ان آنکھوں کو یارب جمال احمدؐ کا

ہے اسکی موت پہ قرباں ہزار بار حیات
نصیب مر کے جسے ہو وصال احمدؐ کا

ادب سے دیکھ تدبر سے پڑھ ذرا قرآں
یہی ہے معجزۂ لازوال احمدؐ کا

الٰہی اپنے رسالتمابؐ کا صدقہ
دیکھادے روضۂ پاک اب کی سال احمدؐ کا

پئے شفاعتِ امت تھے بیقرار حضورؐ
خدا سے تھا تو یہی تھا سوال احمدؐ کا

ہر ایک کام نہ حسب المراد کیوں ہوتا
رفیق تھا کرمِ ذوالجلالِ احمدؐ کا

****

فداک امّی وابی

اے خواجۂ دوسرا، رسول عربی
ھم پایۂ تو نہ کرد حق ہیچ نبی

در حشر بخواہ عاصیاں را زخدا
یاشافع دیں فداک امی وابی

تو کیستی؟

تو کیستی کہ وجود تو برسر نورست
جہاں زبرق جمال تو دامن طور ست

شعاع مہر بہ یک پرتو تو گشت خموش
چراغ ماہ بہ یک لمعۂ تو بے نورست

چرانہ قالب آدم بہ صبح خندہ زند
درد فروغِ جمالِ رُخِ تو مستور ست

بحشر ہم نہ تواں شد زخواب خوش بیدار
زجام چشم خوشت ہرکسیکہ مخمور ست

ہنوز اے گل رعنا نیامدی بہ چمن
چمن چمن بجہاں قِصۂ تو مذکور ست

بیا چو شمع شب افروز اے مہ خوبی
کہ چشم قوسؔ زدودِ فراق بے نورست

****

کیا نظر تھی؟

کیا نظر تھی جس نے یوسف کو زلیخا کر دیا
کیا اثر تھا جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

پستیِ ہستی کو تو نے عرشِ اعلےٰ کر دیا
مہر ہر ذرے کو ہر قطرے کو دریا کر دیا

عالمِ اجسام کانپ اٹھا تری آواز سے
عالمِ ارواح میں اک شور برپا کر دیا

قلبِ ماہیّت سے تیری خاک کندن بن گئی
سرمۂ تبلیغ سے اندھوں کو بینا کر دیا

سب کو حیرت ہے تیر تنظیمِ مِلّت دیکھ کر
دشمنوں کو دوست بیگانوں کو اپنا کر دیا

زندگی اس کُشتۂ جاوید پر قربان ہے
جس کے دل میں دردِ اپنا تو نے پیدا کر دیا

تھی تیرے ہر کام سے تائیدِ ربّی کا آشکار
اک شرر سے سارے عالم کو اجالا کر دیا

تیرے سب افعال ہیں اعجاز کی زندہ مثال
قوتِ انفاس سے ابکم کو گویا کر دیا

المنتہ لِلّٰہ بحجاز آدم الیقوسؔ
بگذاشتہ در ہند غریب الوطنی را

ساقی نامہ

آگیا مولد سرور کا مہینا ساقی
بادۂ عشق سے بھر دے میرا مینا ساقی

تیرے قربان لگی دل کی بجھانے والے
تیرا شیوہ ہے پلانا میرا پینا ساقی

صبغۃ اللہ سے رنگیں ہو لباس ملّت
خاتم دل پہ ہو ایماں کا نگینہ ساقی

جذبۂ بیخودیٔ عشق میں ہم کیا جانیں
کس کو کہتے ہیں ادب کیا ہے قرینہ ساقی

مہر ذرّے سے عیاں بحر ہو قطرے میں نہاں
آنکھیں کھلجائیں جو ہو دیدہ بینا ساقی

تشنہ لب، خستہ جگر، سوختہ دل، جان غمیں
ہائے یہ بھی کوئی جینے میں ہے جینا ساقی

شمع عرفان حرا کا ہو یہ دل پروانہ
طور سینا سے ہو بڑھ کر میرا سینہ ساقی

بادۂ فقر ہے رندوں کیلئے آب حیات
حرص والوں کو مبارک ہو دفینہ ساقی

المدد کشتیٔ اُمّت کے بچانے والے
ڈوب جائے نہ تلاطم سے سفینہ ساقی

سبز گنبد پہ شب و روز تصدق جاتا
دیکھتا کاش ان آنکھوں سے مدینہ ساقی

رہ زنی جادۂ ایماں کی شعار اس کا ہے
نفس مردود ہے حددرجہ کمینہ ساقی

دل عاشق نہ ہو پامال رہ حرص و ہوس
کرعطا اپنی محبت کاسکینہ ساقی

ہند میں قوس پریشان ہے شیئاً للہ
لے خبر او میرے دانا میرے بینا ساقی

☆☆☆(۲)☆☆☆

اے میرے بندہ نواز اے میرے داتا ساقی
میرا ہر قطرہ حقیقت کا ہو دریا ساقی

ایک اک بوند تیرے خم کی ہے جاں بخش خمار
دے چھلکتا ہوا اک ساغر صہبا ساقی

تیری انگشت سے ہے فیض کا دریا جاری
تیرے اعجاز کا ہوں محو تماشا ساقی

خیرگی آنکھوں میں موسےٰ کیطرح چھا جائے
پھر دِکھا دے مجھے برقِ رُخِ زیبا ساقی

اب تو اس دام سے تازیست نہیں چھٹکارا
رشتۂ جاں ہے تیری زلف چلیپا ساقی

پھر نئے سر سے امیدوں کا چمن لائے بہار
کردے سر سبز مِرا نخل تمنا ساقی

لب پہ ہے نام ترا دل میں لگن تیری ہے
دل میں ہے نقش سویدا ترا سودا ساقی

کشتۂ یاس ہوں منتوں تمنا ہوں میں
آرزوئیں دل مایوس کی برلا ساقی

میکدے میں ترے آیا ہوں تو محروم نہ رکھ
ساغر شربت دیدار کا پیاسا ساقی

ترا عاشق ترا مجنوں ترا شیدائی ہوں
سر میں رکھتا ہوں ترے عشق کا سودا ساقی

دیکھ کر راہ گزر میں تڑپ اُٹھتا ہے دل
چوم لیتا ہوں ترا نقشِ کفِ پا ساقی

دیکھیں یوسف تو تحیر انھیں کر دے بیہوش
تیری تصویر کا اترا ہوا خاکہ ساقی

تیرے کہلاتے تو ہیں ننگ خلایق ہی سہی
کر غلاموں کو نہ ہم چشموں میں رسوا ساقی

یہ بھی ہے فیض ترا یہ بھی ہے تیرا اعجاز
داغ دل بن گیا ماہِ شبِ یلدا ساقی

خار صحرائے غم ہجر سے صد پارہ ہوا
دامن صبر و گریباں شکیبا ساقی

”ساقی کوثر“

کردے کوثر سے لبالب مرے پیالے ساقی
تیرے قربان مرے گیسوؤں والے ساقی
کر نہ بگڑی ہوئی قسمت کے حوالے ساقی
اپنا بندہ مجھے لِلّٰہ بنا لے ساقی

الغیاث اے مئے کوثر کے پلانے والے
العطش پڑ گئے دل میں میرے چھالے ساقی
راہ گم کردہ بڑی یاس سے تکتے ہیں تجھے
اک نظر میں انھیں رستے پہ لگا لے ساقی

سوزش ہجر سے اس درجہ پھُنکا جاتا ہوں
لب پہ تبخالے جگر میں پڑے چھالے ساقی
کاہش عشق نے اس درجہ گھلایا مجھ کو
تا بلب ضعف سے آتے نہیں نالے ساقی

شرم عصیاں سے ہوں خجلت زدہ ہم چشموں میں
مجھکو دامانِ ترحم میں چھپالے ساقی

رُخ پاک خیر البشرؐ

تعشق کے مارے جدھر دیکھتے ہیں
رُخ پاک خیر البشرؐ دیکھتے ہیں

نگاہوں میں جچتا نہیں حسنِ یوسف
انھیں جس گھڑی بھر نظر دیکھتے ہیں

نہ جنت کی پروا نہ حوروں کا سودا
تیرا آستاں ، تیرا در دیکھتے ہیں

غریبوں کے مسکن میں آئے ہیں مولیٰ
انھیں دیکھ کر اپنا گھر دیکھتے ہیں

مبارک ہو رضواں تجھے باغ جنت
ہم اپنا ہی زخم جگر دیکھتے ہیں

یہ پُر درد نالے یہ پرسوز آہیں
دیکھاتی ہیں کیا کیا اثر دیکھتے ہیں

جذبۂ زیارت

سنا ہے رہتے ہیں خیر البشرؐ مدینے میں
کروں گا پائے نگہ سے سفر مدینے میں

تمہارے دھیان میں دل ہے نظر مدینے میں
بلا لو یا شہہ جن و بشر مدینے میں

یہ آرزو ہے کہیں سب تمہارا دیوانہ
اڑائے خاک یہ شورہ مدسر مدینے میں

یہ سمجھیں طالع خوابیدہ ہوگیا بیدار
ہمارے شام کی گر ہو سحر مدینے میں

اس آستاں پہ کروں شوق سے جبیں سائی
در رسول ہو اور اپنا سر مدینے میں

ہے ذرہ ذرہ تیرے در کی خاک کا اکسیر
جواہرات ہیں سنگ وحجر مدینے میں

نگاہ شوق زیارت سے دیکھ او زایر
ہیں سیم وزر کے یہ دیوار و در مدینے میں

جنوں میں خاک اڑاتا ہوں کوے طیبہ کی
نہ ہوش تن ہے نہ پروائے سر مدینے میں

سلامِ قوسِ سیہہ کار کا بھی پہونچا دے
ترا گزر ہو جو بادِ سحر مدینے میں

بزم محبوب خداؐ

بزم محبوبؐ خدا میں جو کوئی آتا ہے
اس کا دامن دُرِ مقصود سے بھر جاتا ہے

نقش پائے شہ والاؐ میں ہے ایسی تاثیر
سنگ بھی موم سا ہو ہو کے پگھل جاتا ہے

تشنۂ شربتِ دیدار شہ دیںؐ ہوں میں
جام تسنیم سے دل چین کہاں پاتا ہے

تاب فرقت نہیں لِللہ دِکھا دو جلوہ
دامن صبر بھی ہاتھوں سے چھٹا جاتا ہے

اے شہِ مطلبی جلد خبر لو آکر
قوسؔ مہجور بہت ہند میں گھبراتا ہے

****

شہنشاہ عربؐ

میرے آغوش تصور میں شب غم آجا
اے شہنشاہ عرب نور مجسم آجا

آہ تیرے سگ درگاہ جلیں دوزخ میں
سرد کردے تپشِ نار جہنم آجا

جان اٹکی ہے تیرے دھیان میں او نور خدا
آنکھیں پتھرا گئیں لب پر ہے رُکا دم آجا

کون ہے تیرے سوا ہم سے سیہ بختوں کا
کس سے حالِ دلِ بیتاب کہیں ہم آجا

اُف جگر آگ بنا ہے تپشِ فرقت سے
خوں فشاں ہجر میں ہے دیدۂ پرنم آجا

حق تعالےٰ تجھے کہتا ہے روف اور رحیم
قوسؔ کے پاس تو اے شاہِ مکرم آجا

قوسؔ کا حال تیرے ہجر سے سنتے ہیں خراب
اپنے بیمار کی بالیں پہ شب غم آجا

******

ترحیب خدا خواجۂ مکّی مدنیؐ را

شان از قدر عنائے تو گل پیرہنی را
فخراز تن زیبای تو نازک بدنی را

موسےؑ دم نظارہ خرشید جمالت
بنمود زدل محو خیال ارنی را

چوں دیدلب لعل تو ہنگام تبسم
دل غرقہ بخوں گشت عقیق یمنی را

شد چاک گریبان غمت زیب گلویم
باحلۂ جنت ندہم ایں کفنی را

کن جنت شم رائحہ گیسوے احمدؐ
بر خاک فگن مشک غزال ختنی را

شانت چو بدید ند ملائک شب اسرے
گفتند برعب آمدہ اللہ غنی را

رخسار شہ دیں چونما یند بہ گلشن
لالہ نہ کند دعوے گل پیرہنی را

عشاق لب لعل تودانند تورع
میخواری وسرمستی و توبہ شکنی را

کے درثمیں ہمسر دندان تو گردد
یاقوت ندانند خزفہائے دنی را

****

محبت آپ ﷺ کی

کیوں نہ رکھے ہر بشر دل میں محبت آپ ﷺ کی
جیتے جی فردوس دکھلاتی ہے الفت آپ ﷺ کی

جان بھی تن سے نکل جائے تو کچھ پروا نہیں
گوشۂ دل سے نہ جائے گی محبت آپ ﷺ کی

لیجئے آکر خبر اے چارہ ساز بیکساں
رات دن تڑپا رہی ہے دل کو فرقت آپ ﷺ کی

آپ کے سایہ نہ ہونے سے یہ روشن ہو گیا
ہے سراپا نور سے معمور طلعت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ سے پوچھے کوئی شان خدا کی برتری
حق تعالیٰ سے سنے کوئی فضیلت آپ ﷺ کی

قوسؔ سا آلودۂ عصیاں بھی جب بخشا گیا
بخشواتی کیوں نہ عالم کو شفاعت آپ ﷺ کی

شاہنشہ خیرالامم ﷺ

نہیں ثانی کوئی شاہنشہ خیرالامم تیرا
حباب آسا بھریگی حشر تک توحیددم تیرا

جہاں کو سنکے تیری درگزر حیرت سی ہوتی ہے
ستم سہہ کر رہا ہے دشمنوں پر بھی کرم تیرا

تیری تکلیف سن کر چاک ہوتا ہے دل مسلم
رُلاتا ہے لہو افسانۂ درد و الم تیرا

مسرت مغفرت کی اسکے لب پر رقص کرتی ہے
لیا ہے جسنے شاہا بوسۂ نقشِ قدم تیرا

تیرے اسلام کا بجتا رہے ڈنکا زمانے میں
نہ ہو خم انقلاب دہر سے مولیٰ علم تیرا

جھکایا اس نے سر قدموں پہ تیری منفعل بنکر
دُکھایا جس نے دل اے خواجۂ بیت الحرم تیرا

بیکسوں کے والیؑ

بتوں کا کرشمہ مٹا دینے والے
طلسمات تثلیث ڈھا دینے والے

سخاوت کی گنگا بہا دینے والے
غلاموں کو مولا بنا دینے والے

تکلم سے مردوں میں دم لانے والے
تبسم سے غنچہ کھلا دینے والے

سوا تیرے کوئی نہیں بیکسوں کا
یہ چلا رہے ہیں صدا دینے والے

میرے گھر کو بھر دے زر معرفت سے
خدا کیلئے گھر لٹا دینے والے

نثار ابن مریم تیرے لعل لب پر
ہیں بیمار تیرے شفا دینے والے

زہے بخت یاور بڑی قسمتوں سے
نظر آئے حق کو دیکھا دینے والے

دو عالم کو بھولا ہوا درس وحدت
نئے سر سے ازبر کرا دینے والے

میرے دل کو نور علی نور کر دے
نقاب حقیقت اٹھا دینے والے

کرم العطش گوئے قوس حزین پر
لگی دل جگر کی بجھا دینے والے

ذرا مجھ سیہ کار پر بھی ترحم
مریض گنہ کو شفا دینے والے

آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پائے نازک بسرِ عرشِ معلّٰے داری   سینہ گنجینۂ اسرار فاوحیٰ داری
کعبہ و دیر بزلفِ ورخِ زیبا داری   بخدا شانِ خدا اے بُتِ رعنا داری
حسن یوسف دم عیسٰے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

عزم سیر چمن قدس بآسرے داری   شبِ معراج عروج فتدلے داری
زندہ شبہائے عبادت بمصلیٰ داری   در دامت چہ قدر اے شہ طٰہٰ داری
حسن یوسف دم عیسٰے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذرّہ مہر جمال تو جبین آدمؑ   شیث در شوق ظہور تو دعا گو بحرم
یافت ادریس ز تو رفعت چرخِ اعظم   کشتی نوح شد از حرمت نامت بی غم
حسن یوسف دم عیسٰے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ریزۂ سفرۂ جاں پرور تو خوان خلیل   کشتۂ تیغ ادائے تو ہزار اسمعیل
چشمِ اسحاق زخاکِ کفِ پائے تو کحیل   در غم فرقتِ تو نوحہ کناں اسرائیل
حسن یوسف دم عیسٰے ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یوسفؑ آشفتہ چو پروانہ بشمع رویت　　خضر آوارہ چو دیوانہ برائے کویت
دل الیاسؑ گرہ در گرہ گیسو یت　　جان موسیٰؑ شدہ خنجر زدۂ ابرویت
حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

درس خوانِ اَدَبت عقل رسائے لقماں　　صوت داؤد باعجاز نوایت حیراں
طائر بخت سلیماں بہ ہوایت پراں　　صبر ایوب بہ تسلیم ورضایت قرباں
حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہود دل دوختۂ سِرِّ تولائے تو بود　　دل یحییٰ گرو ذوقِ تمنائے تو بود
زکریا ہمہ تن چشمِ تماشائے تو بود　　سر ذوالکفل پُر از شورشِ سودائے تو بود
حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بیکسے خستہ تن تفتہ دلِ حمزہ پور　　قوس بے چارہ تہی دامنِ احساس وشعور
چشم او خیرہ تر و نعت تو برق افگن طور　　اثری بخش بہ نظمش کہ بود لحن زبور
حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

نورِ خداؐ

مرحبا ہم صفتِ نور خدا کرتے ہیں
نعت سے آئینہ دل کو جلا کرتے ہیں

کاش طیبہ کوتو پہونچادے پیام عاشق
منتیں تجھ سے ہم اے بادِ صبا کرتے ہیں

خواب میں کاش میسر ہو زیارت کا شرف
ہم یہی رات کو اُٹھ اُٹھ کے دعا کرتے ہیں

یا محمدؐ کی صدا دیتے ہیں لب تک آکر
نالے بیتاب جو سینے سے اٹھا کرتے ہیں

کیوں ہمیں روضۂ انور کی زیارت نہ ہوئی
اے فلک تجھ سے مقدر کا گلا کرتے ہیں

مشکلیں تیری بھی ہوجائینگی آساں الیقوس
حلِ مشکل مرے محبوب خُدا کرتے ہیں

محمد عربیؐ

فرشتہ خوے رسول وخجستہ روے نبی
حبیبِ حقِ تعالیٰ محمد عربی

لیا جو بوسۂ پاے سگ در والا
تو بول اٹھے فرشتے ارے یہ بے ادبی

پڑے ہیں سوز جگر سے لبوں پہ تبخالے
ازل سے آتش عشق نبی ہے دل میں دبی

ہے ذات پاک تیری افتخار جن و بشر
ہے فخر عالم و آدم تیری علو نسبی

مہک اٹھا چمن دہر میں تیرے دم سے
ریاض ہاشمی و گلستانِ مطلبی

تیرے فراق میں کرتا ہوں جس گھڑی نالے
جگر کو کرتی ہے ٹکڑے فغانِ نیم شبی

جو تشنۂ لبِ آبِ حیات سرور ہے
حرام اس پہ ہے دنیا میں بادۂ عنبی

میں صدقے قوس حزیں بھی ہے تشنۂ فیضاں
ہے جوش زن تیرے سینے سے چشمہ وہبی

ثنائے مصطفےؐ

کیا بشر کی تاب جو لکھے ثنائے مصطفےؐ
مدح خوانِ مصطفےؐ ہے خود خدائے مصطفےؐ

مر کے جی اٹھوں مدینے کی زیارت کیلئے
زندہ کر دے اے لب معجز نمائے مصطفےؐ

طور کی مانند جل کر خاک ہو جاؤں ابھی
اک نظر مجھ پر بھی اے برق لقائے مصطفےؐ

اے صبا لے چل اڑا کر مجھ کو طیبہ کی طرف
کاش دیکھوں جیتے جی دولت سرائے مصطفےؐ

آہ سوزاں سے ہماری کیوں نہ طوبیٰ جل بجھے
سر میں ہے سودائے قد دلربائے مصطفےؐ

مرحبا کوہ صفا کا نغمہ کیف آفریں
گونجتی ہے کان میں اب تک نوائے مصطفےؐ

رات سے یثرب کی گلیوں میں نہیں شورِ وفغاں
قوسؔ شاید ہو گیا مر کر فدائے مصطفےؐ

اے حبیبؐ

بہت ابتر ہے حالت اے حبیب کبریا میری
کوئی دم کا ہوں مہماں لے خبر بہر خدا میری

قدم ہرگز نہ اپنا ڈگمگائیگا رہ حق سے
بدن سے کھال بھی گر کھینچ لیں یہ اشقیاء میری

نکلتی ہے محمد کی صدا جب نزع میں منہ سے
مسرت سے لبوں پر رقص کرتی ہے قضا میری

لب معجز نما میں شاہ دیں کے ہے شفا میری
مسیحا کون ہیں جو کرنے آئینگے دوا میری

گنا جاؤں سگان سرور کونین میں میں بھی
مدینے میں بس اتنی آبرو رکھ لے خدا میری

سمجھ کر تیرا کشتہ گوشۂ تربت میں آ آکر
خوشامد حوریں کرتی رہتی ہیں صبح و مسا میری

یا محمدؐ

یا محمدؐ بخیال توز خود بے خبرم
جلوۂ عارضِ پُر نورِ توحدِ نظرم

یا محمدؐ بہ من بندۂ مسکیں کرمے
کہ زسودائے جہاں فائدۂ خیر برم

ہست معراج بہ دلدادۂ مژگانِ تو دار
نشترِ خار بعشقت چورگِ گل شمرم

یا محمدؐ نظرِ لطف کہ از راہ صراط
صورت برق سبک سیر من آساں گرزم

راحتے ہست بمن ظلم و جفائے کفار
زانکہ من گرم رو مِلّت خیرالبشرم

چوں سلامت توئی ایذا و عذابم سہل ست
گر رود تیغ ستمگار سیہہ دل بسرم

ننگ و ناموس ازیں خوبتر اے قوسؔ کجا
کہ بہ عشقِ شہ مکی ہمہ دم در بہ درم

جلوہ محمدؐ کا

ترا جلوہ ہے یا اک آئینہ نور مجرد کا
بنی پتلی نگاہ حور کی سایہ ترے قد کا

وہ نور پاک تھا آموزگار اپنے اب و جد کا
کہ جس نے بے کلیدِ درس کھولا قفل ابجد کا

ہوا جب سامنا وقت تعلیٰ آپ کے حذ کا
جگر شق ہوگیا فرط ندامت سے زمرد کا

کہا رَبِّ اھدِ قومی اِنھُم لَایعْلَموں تو نے
ترا شیوہ تھا سہہ کر ظلمِ اعدا عفو بیجد کا

ملا یہ فخر تیرے آستاں کی جبہ سائی سے
بشر کیا لیتے ہیں بوسہ ملائک سنگ اسود کا

دوائے دردمنداں ہے زیارت تیرے روضے کی
شفا ہے خاصہَ نظارہَ تعویذ مرقد کا

تیری تولید سے آیا تزلزل قصر باطل میں
فنادم تیری آمد سے ہوا ابلیس مرتد کا

گرے غش کھا کے موسےٰ طور سے اٹھنے لگے شعلے
چمک اٹھا جونور اس آفتاب برج سرمد کا

دعائیں کیں ہیں سہہ سہہ کر جفائیں حق دشمن میں
نہیں معلوم کیسا ظرف اعلی تھا محمدؐ کا

اڑا قصبے سے پہونچا گلشن عرشِ معلیٰ تک
عروج اللہ اکبر دیدنی ہے اوج سرمد کا

کف پائے مبارک سے ہراک آنکھیں لگیں ملنے
شب اسریٰ ملا موقع جو حوروں کو خوشامد کا

کفیل راحت وآرام ہیں کلیاں مدینے کی
حصار امن عالم ہے خطیرہ تیری مرقد کا

بقدر ظرف سب نے نعمتیں مولیٰ سے پائی ہیں
مدینے کا مجھے سودا ہے ذوالقرنین کو سد کا

خوشی سے پتلیاں آنکھوں کے اندر رقص کرتی ہیں
رگ وپے میں ہے ساری نشہ تیری چشم اسود کا

نظر آئیں شہہ دیں گل بداماں خواب امت میں
پھلا پھولا رہے یارب چمن عاشق کے مقصد کا

تیرے دریائے رحمت کو ہے مولا جوش اس دن سے
نہ تھا نام ونشاں بحر جہاں میں جزر اور مد کا

شفاعت نے تیری جب عاصیوں کو حشر میں تا کا
تو جتنے نیک تھے حسرت سے منہ تکنے لگے بد کا

بجائے نامۂ اعمال حسنہ پیش کردوں گا
حضور داور محشر قصیدہ نعت احمد کا

قدم بھی قوسؔ نے میدان محشر میں نہ رکھا تھا
یکایک شور اُٹھا مدّاح آتا ہے محمدؐ کا

****

صَلِّ علیٰ محمدؐ

سیدنا روفنا صَلِّ علیٰ محمدؐ سرور تاج رفعنا صَلِّ علیٰ محمدؐ

اے مہ اوج اصطفا آئینہ من ارتضٰی نور ظہور والضحٰے صَلِّ علیٰ محمدؐ

ہادی مسلک ہدی ہادم منزل غویٰ خازنِ دولتِ ہدیٰ صَلِّ علیٰ محمدؐ

صادق قول باصفا دُرِ یتیم قل کفٰے حامل وحی کبریا صَلِّ علیٰ محمدؐ

محرم سِرّ ہل اَتٰی واصل خلوتِ دنٰی حق نگرِ وَمَا طغٰے صَلِّ علیٰ محمدؐ

خلق عظیم تیری خو مامعین آبجو لنت لہم تیری ثنا صَلِّ علیٰ محمدؐ

رحمت عالمیں تو ہے خاتم مرسلیں تو ہے صدر نشیں انبیا صَلِّ علیٰ محمدؐ

کرتے تھے تجھ پہ جو ستم ان پہ رہا تیرا اکرم دیتا تھا انکو تو دعا صَلِّ علیٰ محمدؐ

چرخ سے ہے کہیں بڑا ایسے زمیں کا مرتبہ جسپہ ہو تیرا نقش پا صَلِّ علیٰ محمدؐ

دردِ جگر کا ماجرا کس سے کہوں تیرے سوا ہاتھ میں ہے تیرے شفا صَلِّ علیٰ محمدؐ

امت زار و بے نوا ڈھونڈتی ہے تجھے شہا نارِ جحیم سے بچا صَلِّ علیٰ محمدؐ

یار و عزیز و آشنا، پاس سے ہو گئے جدا وقت برا جو آپڑا صَلِّ علیٰ محمدؐ

شرم گنہ سے زار ہوں خوار ہوں اشکبار ہوں بگڑی ہوئی میری بنا صَلِّ علیٰ محمدؐ

ذات تیری رفیع ہے خلق کا تو شفیع ہے قیدِ عذاب سے چھڑا صَلِّ علیٰ محمدؐ

ہو تیری مدحت و ثنا قوسؔ سے کس طرح ادا

کہتا ہے آپ خود خدا صَلِّ علیٰ محمدؐ

کوے طیبہ

کوے طیبہ سے نسیم سحری آتی ہے
حور جنت سے پرستاں سے پری آتی ہے

دل ہے بے چین غمِ شہہ میں تو بیتاب جگر
سانس آتی ہے تو حسرت سے بھری آتی ہے

خس و خاشاک مدینہ جو نظر پڑتے ہیں
نور آنکھوں میں کلیجے میں تری آتی ہے

تیرے کُشتے کی زیارت کیلئے مرقد میں
حور پہنے ہوے پوشاک زری آتی ہے

برق سینا ہے کہ ایمن کی تجلی یارب
یا نظر شہؐ کی مجھے جلوہ گری آتی ہے

معتقد تیری رسالت کا ہے اپنا وجداں
نہ بدیہی نہ دلیل نظری آتی ہے

جب عیادت کو وہ بالیں پہ میرے آتے ہیں
مرحبا کہتی ہوئی بے خبری آتی ہے

ہمنوا نغمۂ منصور کا بن جاتا ہوں
جوش پر جب میری شوریدہ سری آتی ہے

خضر گھبرائے ہوئے پوچھتے ہیں لوگوں سے
دشت یثرب کی کسے راہ بری آتی ہے

نالے موقوف نہ کر قوسؔ کہ خاموشی سے
بوئے ہمت شکن بے اثری آتی ہے

****

آئینہ حق نما

تیری صورت ہے یا اک آئینہ ہے حق نمائی کا
کہ جسکے خال وخط سے ہے عیاں جلوہ خدائی کا

مدینے کیلیے روتی پھریگی روح عاشق کی
رہیگا مر کے بھی غم تیرے کوچے کی جدائی کا

میں کس منہ سے کہوں مداح اوصاف پیمبرؐ
ہوں
بساط قطرہ اور دریا سے دعویٰ آشنائی کا

جواب تک کوندتی ہے جلوہ گاہ طور میں بجلی
تھا اک ادنی کرشمہ تیری شان دل ربائی کا

برنگ سایہ محشر تک زمیں سے سر نہ اُٹھے گا
ملا موقع جو تیرے نقش پا پر جبہ سائی کا

گنہگاروں سے گیسوے مسلسل آپکے بولے
کہ میں ہوں واسطہ نار جہنم سے رہائی کا

سر شوریدہ تیرے آستاں پر پھوڑیئے جا کر
یہی موقع ہے حسن وقت سے بخت آزمائی کا

****

عشق رسولؐ

شگفتہ ہے جگر میں داغ عشق روے حضرت کا
بجائے آبلہ کھلتا ہے دل میں پھول جنت کا

پر روح الامیں سے حوریں کرتی ہیں مگس رانی
لحد میں جس گھڑی سوتا ہے کُشتہ اسکی حسرت کا

دُرِ غلطاں ہے یا اشک رواں ہے یاد حضرت میں
دل پُر داغ ہے یا کوئی گلدستہ ہے جنت کا

خدا کو بے حجابانہ نگاہیں دیکھ لیتی ہیں
تصور دل میں جم جاتا ہے جس دم اسکی طلعت کا

جو چھایا ابر رحمت بن کے سر پر آپکا سایہ
کلیجہ پانی پانی ہوگا خرشید قیامت کا

کیا کرتی ہیں حوریں گیسوؤں سے اپنے جاروبی
جہاں لگتا ہے میلا تیرے مشتاق شہادت کا

مدینے کے فدائی خلد میں رضواں سے پوچھیں گے
اسی کو کہتے ہیں جنت بہت شہرہ تھا جنت کا؟

میں صدقے گیسوے مشکین محبوب دوعالم کے
کہ پردہ رکھ لیا جس نے سیہ کاران امت کا

جو ہوتی قوسؔ رویا میں زیارت روے روشن کی
چمکتا عرش اعظم پر ستارہ میری قسمت کا

شہِ والاؒ

اللہ اللہ رے کرم اے شہ والاؒ تیرا
ہے دو عالم سے غنی مانگنے والا تیرا
بحرِ عرفاں سے ہم آغوش ہے قطرہ تیرا
مہرِ ایقاں سے ضیا پاش ہے ذرّہ تیرا

العطش العطش اے ساقی کوثر مددے
تشنگی سوز لب تشنہ ہے دریا تیرا
انبیا امتی بننے کی دعا کرتے ہیں
پوچھے موسیٰ سے کوئی رتبہ اعلا تیرا

قطع رہ پائے مژہ سے بھی ہے ایک بے ادبی
پاک وادی مقدس سے ہے صحرا تیرا
شان میں کس کے کہا حق کے رؤف اور رحیم
شافع حشر لقب کسکا ہے تیرا تیرا

خیرگی چھاگئی آنکھوں میں برنگ موسیٰؑ
کچھ نہیں سوجھتا اب دیکھ کے جلوہ تیرا
صدقے جاؤں نہ کھلا ٹھوکریں دردر کی مجھے
جائے کیوں در پہ کسی اور کے شیدا تیرا

ظلمت کفر اثر سے تیرے کافور ہوئی
نور افزائے دو عالم ہے اجالا تیرا

ہے کلیمی اثر تربیت عام شعیب
مرحبا فاتحِ فرعون سے موسیٰ تیرا

****

محبوب رب العالمینؐ

محمد مصطفٰے محبوب رب العٰلمیں تم ہو
امام انبیا تم مقتدائے مرسلیں تم ہو
فقیر فقر پرور محرم اسرار لا ہوتی
امیر ہفت کشور خواجہ دنیا ودیں تم ہو

شریعت میں حقیقت میں معارف میں بصائر میں
انیس العارفیں تم ہو سراج السالکیں تم ہو

چلایا راہ وحدت پر دکھائی راہ جنت کی
نذیر آتش دوزخ شفیع المذنبیں تم ہو

خدا خود آپ کا مداح ہے قراں اقدس میں
شہنشاہ مدینہ رحمتہ للعالمیں تم ہو

ملائک تابع فرماں خلایق بندۂ احساں
امین حق تعالٰی مہبط روح الامیں تم ہو

مبشر تھے تمہارے انبیا آدم سے عیسےٰ تک
علم بردار علمِ اولین وآخریں تم ہو

یہ نظم نعت ہے الیقوس یا موتی کی لڑیا ہیں
جزاک اللہ بزم نعت میں مسند نشیں تم ہو

****

عشق خیر البشرؐ

دعا کرتے کرتے اثر ہوتے ہوتے
ہوا عشق خیر البشرؐ ہوتے ہوتے

اگر خواب میں بھی نہ دیکھا وہ جلوہ
نکل جائیگا دم سحر ہوتے ہوتے

ملی بے طلب بادشاہی خدا سے
گدائی میں تیری بسر ہوتے ہوتے

کبھی لعل بن جائیں گے لخت دل کے
تیرے غم میں آنسو گہر ہوتے ہوتے

تیری پاک گلیوں سے جنت کو نسبت
ادھر راہ نکلی کدھر ہوتے ہوتے

بس آنے لگی آخری دم کی ہچکی
شب ہجر درد جگر ہوتے ہوتے

بہلنے لگا قوسؔ دیوانہ تیرا
بہت دن سے آشفتہ سر ہوتے ہوتے

****

مشتاق رسولؐ

نہ خواہاں باغ جنت کا نہ طالب حور کا ہوں میں
فقط مشتاق تیرا اے حبیب کبریا ہوں میں

زیارت روضۂ اقدس کی یارب دیکھئے کب ہو
تمنائے حضوری میں تڑپتا لوٹتا ہوں میں

نہیں معلوم کس کی یاد نے تڑپا دیا دل کو
کہ پچھلی رات سے آنکھیں کھلی ہیں رو رہا ہوں میں

حیاتِ جاودانی پائی ہے جامِ فنا پیکر
زہے تقدیر اسکا کشتۂ ناز و ادا ہوں میں

ادھر بھی اِک نظر حسن جہاں افروز کا صدقہ
خدارا ای شفیعؐ عاصیاں محو لقاں ہوں میں

یہ سنکر قوسؔ طیبہ میں بڑے داتا کا مسکن ہے
فقیرانہ اُدھر بہر زیارت جا رہا ہوں میں

****

نعتیہ گیت

سکھی میکا جرانہ سہاوت ہے یہی جی میں ہے پی کے نگر رہتی
مورے بھاگ سہاگ کی آتی گھڑی جو مدینے کی گلیوں میں مر رہتی

مورے بھاگ میں ہوتی بھلائی لکھی تو بلاتے مدینے میں جلد نبی
میں کہاتی ہوں من ماتی جسکی سکھی اسی شیام پیارے کے گھر رہتی

جو پہونچتی مدینے میں آنکھوں کے بل سرکار جو پوچھتے کھیم کشل
تو میں لاج کی ماری تھی بولتی کیا نہورائے ہوئے واں پہ سر رہتی

وہ رسیلی کٹیلی نگاہیں سکھی کریں پلکوں سے دل میں جو راہیں سکھی
غم امت عاصی میں آٹھوں پہر جب دیکھو ہیں اشکوں سے تر رہتی

مورے شیام سندر ہیں بچپن کے دھنی واکو کہتے ہیں سب سرورِ مدنی
جسے تاکے کہے وہ اللہ غنی یہ چھری مورے دل میں اتر رہتی

مورے پاپ کی گٹھری ہے سر پہ دھری سے مورے آقا ہیں یثرب میں شیام ہری
میں ابھاگی نہ دھرتی پہ لیتی جنم جو ہوئی بھی تھی پیدا تو مر رہتی

مورے کفنی گلے میں پنھائے کوئی مورے بن کی کوئلیا بنا دے کوئی
مورے دیس مدینہ دکھاوے کوئی یہی فکر ہے آٹھوں پہر رہتی

****

سلام بقیام

آپ صدر اصطفا ہیں آپ بدر اجتبا ہیں
محرمِ قربِ دنیٰ ہیں مورد قل ما کفٰے ہیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ مصباح الوریٰ ہیں آپ مشکوٰۃ الہدیٰ ہیں
دُرَّۃُ التاج الصَّفا ہیں ماہ معراج العلےٰ ہیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ اتقی المتقیں ہیں آپ ازکی الطاہریں ہیں
ہادی یوم الیقیں ہیں رحمتہ للعالمیں ہیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مرحبا ذات گرامی حبذا اوصاف سامی
معجز یحیی العظامی ہے نثار خوش کلامی
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

شافعِ میدان محشر ساقیٔ تسنیم و کوثر
ناشر توحید داور قائد دیں بندہ پرور
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آہ اَیّام جدائی　　جان بھی ہونٹوں تک آئی
کیجئے مشکل کشائی　　یارسول اللہ دہائی
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

موت سے بدتر ہے جینا　　دل ہے ٹکڑے شق ہے سینہ
غرق عصیاں ہے سفینہ　　جلد بلوالو مدینہ
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

پانوں میں چھالے پڑے ہیں　　لب پہ تبخالے پڑے ہیں
ہجر کے پالے پڑے ہیں　　جینے کے لالے پڑے ہیں
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

اے رسول پاک آجا　　خواب میں جلوہ دکھا جا
وجہک نور السراجا　　دل کو پروانہ بنا جا
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

تیرے در کی جبہ سائی　　دو جہاں کی بادشائی
کر میری حاجت روائی　　سرور عالم دُہائی
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

سلام

اے پاکباز بندے، کرشکر ربّ باری — منزل پہ جالگا ہے، تسلیم کو چلا ہے
قسمت نے کی ہے یاری، روضے پہ بیخودانہ — لب پر ہو یہ ترانہ مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

ہو یہ سفر مبارک، کتنا سعید تو ہے — آشفتۂ عقیدت، او کشتۂ محبت
سرشار دید تو ہے، چھایا اثر ہے سب پر — شور سلام لب پر، مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

طیبہ کو دیکھ کر جب، روشن ہو تیرا سینہ — خاموش واں نہ رہنا، جالی پکڑ کے کہنا
یا سرور مدینہ، اُمت کو بخشوادو — اللہ سے ملادو، مجبور کا سلام رنجور

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

اف میری نامرادی، تاراج ہو چکا ہوں — شمشیر ابتلا کا، تیر غم و بلا کا
آماج ہو چکا ہوں، میرا سلام سن لے — خیر الانام سن لے، مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

تلووں میں آبلے ہیں، دل میں پڑے ہیں چھالے — فرقت میں جاں کنی ہے، اب دم پہ آبنی ہے
اٹھتے ہیں لب سے نالے، رٹتا ہوں نام تیرا — پڑھ کر سلام تیرا، مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے لے دور کا سلام

سرگشتہ تحیر، ناشادِ آرزو ہوں — ناکامیاب ہستی، ریگ سراب ہستی
برباد جستجو ہوں، بہر خدا خبر لے — مجرا قبول کر لے، مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

قوسؔ حقیر و بیکس، مغموم و سرفگندہ — شرم گنہ سے گریاں، دل تابہ سینہ بریاں
تیرا ضعیف بندہ، ذوقِ درود دل میں — چھائی ہے بیخودی سی، مجبور کا سلام رنجور کا سلام

اے دور رہنے والے، لے دور کا سلام

سلام

اَلسَّلام اے گیسوت واللیل وروئیت والضحیٰ — اَلسَّلام اے ابروت قوسین وچشمت ماطغیٰ

اَلسَّلام اے جلوہ ات آئینۂ ذاتِ خدا — اَلسَّلام اے سینہ ات گنجینۂ ربّ العلٰے

اَلسَّلام اے لعلِ شکّر پرورت آبِ بقا — اَلسَّلام اے عنبر خاک درت مشک خطا

اَلسَّلام اے آستینت در کرم ابر مطیر — اَلسَّلام اے آستانت در بلندی چوں سما

اَلسَّلام اے درۃ التاجِ رسالت والصلوٰۃ — اَلسَّلام اے صاحب معراج انوار خُدا

اَلسَّلام اے تشنہ ات را بادۂ کوثر بکام — اَلسَّلام اے کشتہ ات را در فنا لطفِ بقا

اَلسَّلام اے مہر رخشان نبوت را فروغ — اَلسَّلام اے ماہ تابان رسالت را ضیا

اَلسَّلام اے وصف شانت رحمۃ للعالمین — اَلسَّلام اے مدح خوانت حضرتِ ربّ علا

اَلسَّلام اے قامت دلجوے تو گردوں خرام — اَلسَّلام اے سایۂ گیسوے تو صبح ہدیٰ

اَلسَّلام اے ظاہرت از باطن خاصاں لطیف — اَلسَّلام اے باطنت مرآۃ شان کبریاء

اَلسَّلام اے بادۂ پس خوردہ ات جام معیں — اَلسَّلام اے اخگر افسردہ ات نجم الہویٰ

اَلسَّلام اے عین حق بین تو مازاغ البصر — اَلسَّلام اے قلب بے کین تو گنج ھل اتیٰ

اَلسَّلام اے پرتو اخلاق تو خلق عظیم — اَلسَّلام اے مقصد معراج تو قرب خدا

اَلسَّلام اے مرہم ریش دل بے چارگاں — اَلسَّلام اے دارِ و دردِ مریض لا دوا

اَلسَّلام اے پیش تعظیمت نگوں فرق زمیں — اَلسَّلام اے بہر تسلیمت دوتا پشت سما

اَلسَّلام اے آشنائے نکتہای لوکشف — اَلسَّلام اے رمزدانِ حضرت رب العلا

اَلسَّلام اے ناشر توحید مقبول الانام — اَلسَّلام اے قاید اسلام محمود الثنا

اَلسَّلام اے فرش پا انداز تو سطح زمیں — اَلسَّلام اے چتر سرافراز تو دور سماء

اَلسَّلام اے سرور دیں شافع یوم النشور — اَلسَّلام اے خواجۂ کل حامی روز جزا

اَلسَّــلام اے والی امت پناہ بیکساں
اَلسَّــلام اے چارہ ساز دردمندان بلا

اَلسَّــلام اے درکلامت اسم اعظم آشکار
اَلسَّــلام اے برزبانت معجز عیسے فدا

گرنہ کردے ذات پاکت قالب خاکی قبول
دیدۂ بینندگاں راکے شدے تاب لقا

عالم وآدم طفیل خوان یغمائے تواند
زانکہ ہستی میمان حضرت رب العلا

آیداز رگہائے جانم ارغنونِ السلام
خیزد دازہر تار مویم نغمہ صل علےٰ

قوسؔ محزون ست ازشرمِ گنہہ دلخستۂ
دستگیرش شوکہ کس دستش نمی گیردشہا

صدسلامِ قوسؔ نذرت ازے پئے حسن قبول
برسمعنا کاش سازی والبِ معجز نما

****

سلام

السلام اے معدن جودوسخا
السلام اے مخزن لطف وعطا

السلام اے شافع خیرالامم
السلام اے دافع دردوالم

السلام اے سرور فخر رسل
السلام اے آبروے جزو وکل

السلام اے حامی روزنشور
السلام اے باعث رحم وفور

اَلسَّلام اے مہر رخشاں السلام
اَلسَّلام اے ماہ تاباں السلام

اَلسَّلام اے فخر آدم السلام
اَلسَّلام اے جان عالم السلام

اَلسَّلام اے خواجۂ بیت الحرم
مرحبا مہر عرب ماہ عجم

عالم علم لدنی آپ ہیں　　سرفراز ادن منی آپ ہیں

دردوغم کا ماجرا کس سے کہوں　　اپنے دل کا مدعا کس سے کہوں

غمزدوں کے چارہ گر ہیں آپ ہی　　مفلسوں کے مال وزر ہیں آپ ہی

ابتلائے ہجر ہے یہ دردناک　　یاشفیع المذنبیں روحی فداک

جلوۂ روئے منور دیکھ کر　　گر پڑوں غش کھا کے فرش خاک پر

یوں ہو قالب سے جدائی روح کو　　جیسے طوفاں سے خلاصی نوح کو

خطۂ ہندوستاں سے شادماں　　روح اپنی سوئے طیبہ ہو رواں

یہ کروں ہر گام پر فریاد وآہ　　کاش بطحا کی بتاتا کوئی راہ

لوگ پوچھیں کون تم ہو کیا ہے نام　　میں کہوں شاہ دوعالم کا غلام

اپنے آقا سے ہوا ہوں دور میں　　اسلئے مدت سے ہوں رنجور میں

میں ہوں دلخستہ شہِ ذیجاہ کا　　میں ہوں دلداہ رسول اللہ کا

سلام

حبیب رحمۃ للعالمین سلام علیک　　قسیم کوثر وماء معیں سلام علیک

فلک شکوہ ملائک خدم جمیل شیم　　فرشتہ عصمت وامی امیں سلام علیک

گلیم پوش شہنشاہ کشور طٰہٰ　　مطاع وخواجۂ دنیا ودیں سلام علیک

نصیرِ غمزدۂ ابتلاے روز جزا　　معینِ خستۂ یوم الیقیں سلام علیک

ہے تر زبان درود وسلام عالم قدس　　کہیں ہے صل علیٰ اور کہیں سلام علیک

ہے خیر مقدم والانجات بہر امم　　زمیں ہے رو کش خلد بریں سلام علیک

صبا دیار رسولِ کریم تک پہونچا
وظیفۂ لبِ قوس حزیں سلام علیک

وفاتِ شہِ عالم ﷺ

اے مومنو! اب ذکر وفاتِ شہ عالم　　اظہار لب خامہ ہے بادیدۂ پرنم
کرتے ہیں ہر اک جن و بشر صبح و مسا غم　　ہے مرگ شہنشاہ زمن باعثِ ماتم
سنسان نظر آتا ہے اب کوے مدینہ
ہوتا ہے جدا قوت بازوے مدینہ

دنیا سے چلے جاتے ہیں فردوس میں حضرت　　مغموم و دل افگار نظر آتی ہے اُمت
افسوس کہ دن وصل کا ہونیکو ہے رخصت　　دردا کہ بلا لائیگی تازہ شب فرقت
بیووں کے یتیموں کے خریدار چھٹینگے
آج امت بیکس کے مددگار چھٹینگے

ہے راہرو ملک بقا سرور ذیجاہ　　دنیا سے طلب کرتا ہے محبوب کو اللہ
نالے ہیں نہاں دل میں تو لب پر ہے عیاں آہ　　امت کے دل زار سے اللہ ہے آگاہ
اس روح گزا درد کا درماں نہیں کوئی
اب مسلم بیکس کا نگہباں نہیں کوئی

خرشید رسالت سے جہاں ہوتا ہے خالی　　اسفل رہے کب تک سقر ہستیٔ عالی
راہی سوے فردوس ہے کونین کا والی　　ہے عازم جنت چمن قدس کا مالی
نزہت کدہ دہر ہے بے آب ابھی سے
پژمردہ ہے گلدستہ شاداب ابھی سے

فریادِ امّتِ بے کس

دل پرسوز ہے اب صورت اخگر اپنا
چھٹ گیا امت بیکس سے پیمبر اپنا

درودیوار سے یثرب کے یہ آتی ہے صدا
ہجر سرور تھا لکھا ہائے مقدر اپنا

آج تاریک مدینہ نظر آتا ہے مجھے
چھپ گیا خاک میں خرشید منور اپنا

ہوگئی نور رسالت سے جو محفل خالی
جل بجھا شمع کی صورت دل مضطر اپنا

جسم سے روح الگ ہوگئی دل سے آرام
تار بستر ہوا غم سے تن لاغر اپنا

ہوگیا خاک میں روپوش جو وہ ماہ عرب
چھپ گیا نیّرِ تقدیر چمک کر اپنا

مرتے دم قوسؔ خدا سے یہ دعا کرتا ہوں
آستاں اس شہ عالی کا ہو اور سر اپنا

فریادِ قوس بجناب رسالتمابؐ

فریاد ہے اے سرور دیں فخرِ رسولاںؐ
اٹھا ہوا امت پہ ہے ادبار کا طوفاں

فریاد ہے اے امت مرحوم کے والیؐ
لے جلد خبر قوم کا ہے حال پریشاں

اے رحمت عالم نظر لطف ادہر بھی
ہے ذات تیری ڈوبتی کشتی کی نگہباں

اے ختم رسل امتِ بیکس پہ نظر کر
سب ٹوٹ گئے ملّت اسلام کے پیماں

کل روز قیامت میں جو اٹھنا ہے لحد سے
اُٹھ آج کہ ہیں جمع یہاں حشر کے ساماں

جو دین کہ روشن تھا کبھی صورت خرشید
ہے اب وہ چراغ سحر اک آن کا مہماں

جو دین کبھی روکش بستان ارم تھا
سنسان نظر آتا ہے وہ شکل بیاباں

جس دین کے دلدادہ عرب بھی تھے عجم بھی
اب اسکے بہت کم ہیں اگر ہیں کہیں پرساں

جو دین بنا لیتا تھا دشمن کو بھی اپنا
اس دین میں آپس میں ہیں سب دست گریباں
جو دین شہنشاہوں کی کرتا رہا دعوت
غربت میں بنا ہے غربا کا وہی مہماں
جو دین کہ تھا چارہ گر زخم دو عالم
اب زخم پہ اس کے سفہا ہیں نمک افشاں
جو دین کہ شافی تھا مریضان گنہہ کا
اب ڈھونڈھتا پھرتا ہے وہی درد کا درماں
جس قوم نے احسان زمانے پہ کیا تھا
اب دوسری قوموں کی ہے شرمندۂ احساں
جس قوم کا دل آئینہ صدق و یقیں تھا
وہ آج توھم میں تعصب میں ہے غلطاں
جس قوم کو تھا قطع مودّت سے تنفر
وہ آج خصومت کو سمجھ بیٹھی ہے ایمان
اخلاق مجسم سے تھی جو قوم مخاطب
اس قوم میں اب خلق و مروت ہے نہ احساں
جس قوم کی ہر بات سنی جاتی تھیں دل سے
اب بات کا اسکی نہ رہا کوئی بھی پُرساں
طوبیٰ سے کہیں اونچی تھیں جس نخل کی شاخیں
پامالِ دد و دام ہوا آج وہ بُستاں

جس گھر سے سدا آتی تھیں عشرت کی صدائیں
سنسان ہے اب وہ صفت شہر خموشاں

وہ مہر منور جسے سب کہتے ہیں اسلام
پرنور ہوا جسکی تجلی سے یہ دوراں

اسلاف تھے جنکے گہر بحر حکومت
اخلاف ہیں اب اسکے گدائی سے پریشاں

تہذیب نہ تعلیم نہ حکمت نہ جمیعت
ہے جوش فلاکت کہیں نکبت کا ہے طوفاں

دیکھو جسے افلاس میں پوچھو جسے محتاج
ڈھونڈو جسے دکھ درد میں پاؤ جسے حیراں

صوفی میں طریقت ہے نہ عالم میں شریعت
عابد میں عبادت ہے نہ واعظ میں ہے اعلاں

اسلام میں داغ آگیا اعمال سے اپنے
ورنہ تیرا دیں اب بھی ہے رشکِ مہِ تاباں

اعمال برے تھے تو مکافات ملی بد
بوئے تھے جو کانٹے وہ اُگے نخل مغیلاں

چھائی ہیں عزیزوں پہ یہ ذلت کی گھٹائیں
جس کی نہ کوئی حد نظر آتی ہے نہ پایاں

ظاہر میں تو بگڑی ہوئی حالت سے ہے ظاہر
یہ درد نہ دیکھے گا کبھی صورت درماں

کیوں مرثیۂ قوم سے اٹھیں نہ شرارے
ہے صورت گلخن غم دیں میں دل سوزاں

اعمال قبیحہ پہ نظر جاتی ہے جس دم
کیا پھوٹ کے روتے ہیں میرے دیدہ گریاں

برباد ہوئی عمر سیہ کاری میں اپنی
نادم ہوں کہ عقبیٰ کا نہ کچھ ہوسکا ساماں

جو نیک ہیں نازان ہیں عبادت پہ وہ اپنی
سمجھے ہیں کہ جاگیر میں ہے روضۂ رضواں

دینداروں کے دل میں نہیں کچھ حشر کا کھٹکا
ان کا عمل خیر ہے محشر میں نگہباں

عباد کو دیکھو تو عبادت پہ وہ مغرور
زہاد کو پوچھو تو وہ پرہیز پہ نازاں

اک میں ہوں کہ ساتھ اپنے نہیں حُسنِ عمل کچھ
اک میں ہوں کہ دن رات گناہوں پہ ہوں نازاں

سوتا ہوں طلبگار میں جب باغ جناں کا
اعمال سیہ کہتے ہیں او غرقۂ عصیاں

یہ منہ تیرا اور گلشنِ فردوس کی خواہش
تو لایق جنت ہے نہ جنت تیرے شایاں

اے سید کونین غلاموں پہ نظر کر
ہم تیرے سوا کس سے کہیں حال پریشاں

اب تک ہے جو حالت تیرے امت کی وہ معلوم
ڈر ہے نہ کہیں اور بھی ہو بے سر و ساماں
کچھ دوست ہی ممنون نہیں تیرے کرم کے
دشمن پہ بھی رہتا تھا ہمیشہ تیرا احسان

جس قوم سے پہونچے تھے تیری ذات کو صدمے
اس قوم پہ بھی تیرا رہا لطف فراواں
نکلی ہے تیرے منہ سے دعا ظلم و جفا پر
اے چشمۂ رحمت تیرے اخلاق کے قرباں

جس قوم نے رہنے نہ دیا تجھ کو وطن میں
ہے آج در پاک پہ تیرے وہی میہماں
تھا جن کو شب و روز برائی سے تیرے کام
ہیں آج مجالس میں وہی تیرے ثنا خواں

پھر یاس ہو کیوں ہم کو تیرے لطف و کرم سے
جب غیروں سے یہ خلق یہ ایثار یہ احساں

****

تکمیل ایماں

اے طالب رحمت رسول عربیؐ — کر ترک نہ سنت رسولِ عربیؐ
ایمان کی تکمیل کو یہ لازم ہے — دل میں ہو محبت رسول عربیؐ

مناجات

امت کے لئے حضرت باری میں دعا کر
ڈھل جائیں کہیں دامنِ آلودۂ عصیاں

جو داغ کہ مُدّت سے کلیجے کا ہے ناسور
ہو جائے وہ غیرت دہ گلہائے گلستاں

ہم سوختہ قسمت کی بھی سر سبز ہو کھیتی
اے ابر کرم تیرے عنایات کے قرباں

امید کہ اے خواجہ دیں تیری دعائیں
ہوں مورد لطف و کرم حضرت یزداں

کیا دوُر ہے گر رحمت حق جوش میں آئے
محسن ہے وہ بندوں پہ کیا کرتا ہے احساں

جس کے کرم و فضل سے بخشے گئے آدم
طوفاں میں رہا نوح کا ہر دم جو نگہباں

گلزار براہیم کیا آگ کو جس نے
جو نیل میں تھا راہبر موسیٰؑ عمراں

جو چاہ بلاخیز میں یوسف کا تھا ہمدم
جس نے کیا دردِ دل یعقوب کا درماں

مشکل میں جو یونس کا مددگار رہا ہے
ایوب کا جو صبر کی حالت میں تھا پُرساں
سولی سے مسیحا کو اماں بخشی ہے جس نے
محرم تھا حراء میں جو تیرے حال کا ہر آں
رحم آئے گا ہم تفتہ دلوں پر بھی اسی کو
بیشک ہے وہ ہر حال میں ہم بندوں کا پُرساں
اے قوسؔ یہ کیا بے ادبی کے ہیں ترانے
خاموش! خموشی ہے تیرے واسطے شایاں
اے بندۂ حق رحمت باری پہ نظر کر
لاتقنطوا مومن کو کہا کرتا ہے قرآں

****

عناوین جلی

بوبکر و عمر ہوں کہ وہ عثمان و علی **یہ** شخصیتیں تھیں پاک سانچے میں ڈھلی
محراب صداقت کی یہ روشن شمعیں **تاریخ** نیابت کے یہ عنوان جلی

مناجات

الٰہی حقیقت کا جلوہ دکھادے
دل حق گزیں دیدۂ حق نما دے

کر اسلام کا دہر میں بول بالا
تشہد کا عالم کو کلمہ پڑھادے

جو ناچار ہوں ان کی کر چارہ سازی
جو بیمار ہوں جلد ان کو شفا دے

مسافر کے رنج و محن پر کرم کر
غریب الوطن کو وطن پھر دکھادے

مرے دل میں دے داغِ دردِ محبت
چراغ اپنے کعبے کے اندر جلا دیے

تو میرا بنا ہے میں بن جاؤں تیرا
وہ دل وہ جگر یا سمیع الدعا دے

میں ذوق آشنائے تماشا ہوں یارب
ذرا لن ترانی کی چلمن ہٹادے

گری تھی سر طور جو برق سینا
وہ بجلی میرے قلب پر پھر گرادے

جو غم ہی کے لایق بنایا ہے مجھ کو
تو یارب غم عشق خیرالوریٰ دے

دم نزع یہ رٹ لگی ہے ہماری
الٰہی جمال محمدؐ دیکھا دے

مناجات

خداوندا زعصیاں شرمسارم — بیا مُرز و توئی آمرزگارم
خداوندا زلطف خویش گرداں — زدست نفس شیطاں رستگارم
خداوندا رہے جزرہ گزارت — نمی یابم کہ باشد رہ گزارم
خداوندا کریمی و رحیمی — برحم وفضلِ تو امید دارم
خداوندا مکن در حشر رسوا — طفیل روح پاک چار یارم
خداوندا مَنَم امروز بیکس — بروز بے کسی باشی تو یارم
خداوندا مرا نم از در خویش — بدرگاہت گدائے دلفگارم
خداوندا بحال ما بہ بخشائے — کہ از پروردگانت زشتکارم
خداوندا رہت از من غلط شد — بفضل ذات خود بر رہ در آرم
خداوندا رحیما بادشاہا — توئی رازق توئی پروردگارم
خداوندا تو دانی سِرّ پنہاں — برآرم ہرامیدی آنچہ دارم
خداوندا شیاطین در کمیتند — زراہِ صعب آساں در گزارم
خداوندا پریشانم بہ طلعت — جواب روز کن شبہائے تارم
خداوندا طفیل خاکساراں — براہ خویشتن گرداں غبارم
خداوندا زدل تادیدہ خوں شد — نگاہ رحم کن برحال زارم
خداوندا کشود کارم از تست — مگرداں تنگ برمن روزگارم

خداوندا بہ قوسؔ زار بنگر
زعصیانہا لبسے درننگ و عارم

بزم میلاد شریف: کل اور آج

از: حضرت قوس حمزہ پوریؒ

آج دنیا سے اسلام کا کوئی اجتماع ایسا عظیم الشان وکثیر المنفعت نظر نہیں آتا جس کا دامن بزم میلاد کی طرح برکات وحسنات کے گل وریحاں سے جنت نظارۂ مسلم نظر آتا ہو۔ جس کے مقاصد للّٰہیت کے آغوش میں پلے ہوں جس کے اغراض میں قومی وملی حیات جاوید کے عناصر موجود ہوں۔

ہزاروں صلوٰۃ تحیات لاکھوں درود وسلام اس مقدس ہستیؑ پر جس کی معصوم ذات کائناتِ رُشد وہدایت میں بے مثل وبے نظیر شمار کیگئی ہے۔ جس کے اثر نفس قدسیہ نے ظلمات عالم میں خرشید ہدایت چمکا دیا اور خارستاں جہالت میں چمنستاں اصلاح کے گل بوٹے کھلا دے ۲۳ برس کی قلیل مدت میں خدا کی خدائی جہالت وغوایت کے غارِ عمیق سے نکل کر شاہ راہِ حق وصداقت پر گامزن نظر آنے لگی وہ مقدس ذات جس کے اعجازِ ہدایت کا آفتاب عرب سے طلوع ہوکر سارے جہاں میں نور بار ہوا۔ جس کی چمک دمک سے خدائی جگمگا اٹھی اس کے شیدائیوں کی آنکھیں پُرنور اور اس کے دشمنوں کی نگاہیں خیرہ ہونے لگیں۔ وہ کون شخص تھا اپنوں بیگانوں نے اس غمگسار ہستی کو کیا تصور کیا' اس کے اقوال وافعال کے ساتھ اس کے پیرؤں نے کس قدر شغف رکھا' اسوۂ حسنہ کی کہاں تک پیروی کی؟

مسلمانوں پر اس خرشید اوج رسالت کا جس قدر احسان ہوا ہے اگر اجسام مومن کا رونگٹا رونگٹا زبان تشکر وامتنان بن جائے جب بھی اسکی رحمت ورافت کا حق ادا نہ ہو۔

یہ اس کے احسان وکرم کا اثر ہے جو غلامان دربار نبوت اپنے محترم نبی کی کُل حرکات و سکنات ، رفتار وگفتار رغرض ہر عادت کے شیفتہ وفریفتہ رہے اور انھیں ضبط تحریر میں لاتے رہے۔ آپؐ کے واقعات زندگی کو نہایت احتیاط تدین سے قلمبند کیا اور اس فخر کے سزاوار ہوئے کہ کسی پیغمبر کی امت نے اپنے مصلح اپنے ہادی کے سوانح نگاری میں مسلمانوں کا عشر وعشیر بھی تتبع نہ کیا یہ افتخار خاص مسلمانوں کا حصہ خدائے تعالیٰ نے اپنی عنایت سے بنادیا۔ بزرگانِ سلف کی یہ سعی مشکور ایسی مقبول ہوئی کہ بیرونی دنیا عش عش کرنے لگی اور مسلمانوں نے آیندہ نسلوں پر یہ وہ قابل شکر احسان کیا ہے جس کا معاوضہ کسی صورت میں بھی اخلاف سے ادا ہونے کا نہیں۔ بزرگان دین نے صرف تدوین کتب سیر ہی پر بس نہ فرمایا بلکہ اجتماعی صورتیں بھی ترتیب دیں۔ مومنین ایک جگہ مدعو کیے گئے حضورؐ کے ذرہ ذرہ حالات جزوی جزوی واقعات از ولادت تا زمانہ وصال بیاں کرکے مسرت خیز ارادت وطرب انگیز جوش عقیدت کا اظہار کیا ایک ایک اثر وخبر کو جس کی عبارتیں آپ کے سوانح زندگی سے تعلق رکھتی تھیں خوب چھان بین کرکے لکھا تا کہ مسلمان حضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے سبق آموز ہوں۔ آپؐ کا اتباع کرکے اخلاق وصلہ رحم کی تکمیل وتاسیس میں حصہ لیں اور درحقیقت انھیں اغراض ومقاصد واجتماع وقوتِ عملی کا دوسرا نام مجلس میلاد شریف ہے مگر افسوس کیا معلوم تھا کہ امتداد ومُرورِ ایام سے شعار اسلام اس قدر بدل جائے گا کہ حقیقت معدوم ہوکر دیکھنے کو فقط ڈھانچہ رہ جائے گا؟ کیا خبر تھی کہ ہم اپنے محترم شفیع کے پاک فرمان مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کو اس قدر جلد بھول جائیں گے، کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہماری بزم میلاد کا انعقاد اب بھی اُنھیں مقاصد کا کفیل ہے جن اغراض ونتائج کا لحاظ کرکے ہمارے بزرگوں نے اس متبرک مجلس کو پردۂ خفا سے جلوہ گاہ ظہور میں لایا تھا؟ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس بزم قدسی کے سامعین پہلے بھی محض شیرینی کی چاٹ اور ریوڑیوں کی طمع سے داخل بزم پاک ہوتے تھے جیسا کہ ہمارے زمانے میں یہ بلاعام پھیلی ہوئی ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس انجمن متبرک

کا انعقاد پہلے بھی صرف مَاوَجَدْنَاعَلَیْهِ آبَاءَ نَا۔ سوم آبا کی طرح نذر و نیاز، منّت و مراد کیلئے وقف تھا یا شرعی شادی و چہارم چہلم میں ایصال ثواب۔ وتی سے مختص تھا؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ پہلے آج کل ہی کی طرح ہر مبتدی سواد خواں روایات کاذبہ و منقولات وہمیہ و موضوعاتِ واہیہ کے بیان کو بہت بڑا کارنامہ بزم مولد شریف کا تصور کرتا تھا؟ اب تو اور روزگاروں کی طرح میلاد خوانی بھی ایک روزگار ہے، چار چار گویوں کے جوڑ تیار کئے جاتے ہیں جب تک گلا ملا کر اصول موسیقی سے نہ پڑھیں نہ پڑھنے والے کی عزّت نہ سننے والوں کو لطف ملتا ہے۔ بازاری غزلیں رندانہ مضامین ٹھمریاں، ٹھمکے دوہے، درپن، بھجن، بر ہا اس سرور دوسراؐ کی بزم مقدس میں الاپے جاتے ہیں۔ صحیح روایات تو شاذ و نادر البتہ جھوٹی بناوٹی حکایتیں معرض بیان میں لائی جاتی ہیں۔ آج ہزاروں رسائل بے شمار مجموعے مولد ناموں کے شایع ہو کر رونق بزم دین ہیں مگر باعتبار صحت روایت سب ایک رنگ میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو محض تجارتی مفاد مدنظر رکھ کر شایع کئے جاتے ہیں جو صرف گرمی محفل کیلئے وعاظ و قصاص نے دل سے بنائے ہیں۔ ولادت شریف کے وقت ایسے ایسے عجائب و غرائب ظہورات کا اظہار مؤلفین کتب سیر نے کیا ہے کہ معاذ اللہ اسلام سا پاک مذہب بھی محض اور مِللِ ناقصہ کی طرح عجائب پرستی کا مخزن نظر آتا ہے۔ احادیث صحیحہ میں کہیں مافوق الفطرت کا نام و نشان نہیں ملتا۔ ملّا معین الدین ہروی کی معارج النبوۃ اور شواہد جامی سے مولانا غلام امام شہید وغیرہ نے مواد لے کر مولد نامے تالیف کئے اور ان رسالوں سے دوسرے تیسرے۔ اسی طرح حشرات الارض کی طرح ہزاروں رسالے ظہور میں آئے اور نہ معلوم آیندہ کس قدر ظاہر ہونگے۔

سیوطی کی جمع الجوامع جن میں ضعیف احادیث بھی مروی ہیں ان اباطیل معجزات و کرامات ہنگام ولادت سے بالکل خالی ہیں صرف آپؐ کا مختون و مقطوع الشمیہ پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ بھی ابن عساکر کی روایت سے جسکی نسبت علامہ تیمیہ فرماتے ہیں وفیها احادیث کثیرة ضعیفة و موضوعة۔ اور جو واقعات عجیبہ قبل

ولادت وبعد ظہور بیان ہوے ہیں ان کے متعلق تین حدیثیں نہایت لمبی چوڑی ابونعیم نے (۱) عمر بن قتیبہ (۲) ابن عباس (۳) حضرت عباسؓ کی نسبت سے روایت کی ہیں۔ ابونعیم کی نسبت اسمائے رجال لکھنے والے کہتے ہیں کہ ابونعیم فضائل ومعجزات عجائباتِ ولادت میں رطب ویابس، ضعیف وموضوع ہر طرح کی احادیث درج کیا کرتے ہیں۔توسل میں علامہ تیمیہ جہاں ابوالشیخ اصفہانی کا ذکر کرتے ہیں وہاں ابونعیم کو بھی یاد کیا ہے۔ وفیها احادیث کثیره قویه صحیحة حسنة واحادیث کثیره ضعیفة موضوعة ولذلك مایرویه ابونعیم فی فضائل و معجزات عند ذکر الولادة الشریفة یعنی شیخ ابوشیخ اصفہانی کے جامع میں بہت سی حدیثیں قوی صحیح حَسَن ہیں اور بہت سی حدیثیں ضعیف اور موضوع بھی ہیں جیسا کہ ابونعیم کی عادت ہے کہ وہ فضائل ومعجزات ولادت شریف کے متعلق ضعیف وموضوع احادیث سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔

علامہ ذہبی میزان میں ابونعیم کے متعلق بیاں فرماتے ہیں لا اعلم ذنبا اکبر من روایتها الموضوعات یعنی موضوعات روایتیں بیاں کرنے کے سوا ان کے گناہ میں اور کچھ نہیں جانتا۔ اصول محدثین یہ ہے کہ سلسلۂ روایت واقعات کے اصل تک کسی طرح انقطاع نہ ہو یہاں برعکس حضور اقدس صلعم کے سوانح ولادت کی جس قدر روایتیں ہیں سب کی سب منقطع حضورؐ کی ولادت کے وقت صحابہؓ میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو روایت کے قابل ہو خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ جو سب سے کبیر السن خیال کئے جاتے ہیں وہ بھی آنحضرتؐ سے عمر میں دو سال چھوٹے تھے۔

عمر ابن قتیبہ جو پہلی حدیث کے راوی ہیں قال سمعت ابی وکان من ادعته العلم سے عبارت شروع کرتے ہیں یعنی میں نے اپنے والد جو صاحب علم تھے ان سے سنا لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کے والد نے کس سے سنا اور کس اعتماد پر بیان فرمارہے ہیں۔ یہ عیب منقطع کا (روایت کا متصل نہ ہونا) رواۃ ولادت میں نے انتہا ہے یہی سب ہے کہ نہایت ضعیف اور غلط روایتیں مشہور ہوگئیں۔

دوسری حدیث کے اول راوی ابن عباسؓ ہیں جو آنحضرت صلعم سے پچاس برس

چھوٹے تھے معلوم نہیں کہ انھوں نے کس سے سنا اور پھر باقی روایت کا پتہ نہیں۔

تیسری روایت جو آنحضرت ﷺ کے چچا عباسؓ سے متعلق ہے گو اس روایت میں یہ اظہار کر دیا ہے عن سند ضعیفۃ یعنی ضعیف سند کی روایت ہے لیکن ضعیف کیا بلکہ موضوع کہنا لازم آتا ہے عباسؓ بیان فرماتے ہیں ولد اخی عبداللہ و ھوا صغر نا (میرا بھائی عبداللہ پیدا ہوا اور وہ ہم سب بھائیوں میں چھوٹا تھا) حالانکہ یہ بات بالا تفاق مسلم ہے کہ عبداللہ عباسؓ سے بہت بڑے تھے۔ علامہ ابن عبد البرا ستیعاب میں کہتے ہیں وکان العباس اسن من رسول اللہ بسنتین وقیل ثلاث سنین یعنی عباسؓ آنحضرت ﷺ سے دو یا تین برس بڑے تھے جب حضرتؐ سے عباسؓ صرف دو تین برس بڑے تھے تو حضرت کے والد عبداللہ سے کیونکر یہ سن میں بڑے ہو سکتے ہیں نادان راوی کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ عباسؓ اور عبداللہ میں کون بڑے کون چھوٹے تھے صرف اٹکل سے عباسؓ کو بڑا تصور کیا اور قصداً یہ جملہ لکھا تاکہ عباس کا نام آجانے سے حدیث انقطاع سے محفوظ رہے۔ اس آخر کی حدیث اور اس کے ضمن میں اوپر والی حدیث کے متعلق علامہ سیوطی لکھتے ہیں ھذا الاثر والاثرین قبلہ فیھا انکارۃ شدیدۃ ولم اور دنی کتابی ھذاالشد انکارۃ منھا ولم تکن نفسی تطیب بایرادھالکنی تبعت الحافظ ابونعیم فی ذلك۔ یہ روایت اور اس کے قبل کی دو روائتیں نہایت سخت وشدید قباحتیں رکھتی ہیں اور باوجود اشد شدید انکار کے میں نے اپنی کتاب میں جو درج کر دیں تو میرا دل بالکل ناپسند کرتا تھا مگر میں نے ابونعیم کی پیروی کے خیال سے ایسا کر دیا سیوطی ارباب نظر کے نزدیک خود رطب ویابس جمع کرنے میں ید طولی رکھنے والے ہیں لیکن یہ تینوں روایتیں اسقدر موضوع ہیں کہ سیوطی تک کا دل ان کے لکھنے کو نہ چاہتا تھا بلکہ ایک ناقل کے اتباع میں ایسا کیا ایک چوتھی روایت سیوطیؒ اور ابونعیمؒ نے تحریر کی ہے جو اطفاء اتشکدہ ایران وانہدام کنگورہائے قصر کسری وخطبہ کہانت وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے لیکن خود سیوطی اس واقعے کو لکھ کر نقل کرتے ہیں قال ابن عساکر حدیث غریب لا نعرفہ اِلّا من حدیث ابن مخزوم عن ابیہ تفردبہٖ ابوایوب البجلی ابن عساکر اسکی

نسبت کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے سوائے ابن مخزوم کے اور کسی نے روایت نہیں کیا ہے واللہ اعلم بالصلواب والیہ المرجع والماب۔

تینوں حدیثیں عربی میں بڑی طوالت سے بیاں ہوئی ہیں جیسے بوقت ولادت حضور پرنور ایک مرغِ سفید کا شکم آمنہ پر پر ملنا پھر نوجوان بنکر شربت کوثر پلانا۔ زبان عربی میں طیور کا بولنا اور مسرت کے نغمے سنانا مریم سارہ آسیہ نیر اور حوروں سے زچہ خانہ بھر جانا۔ نور محمدی شکم آمنہ میں آجانے سے بسبب رشک وحسد دوسو عورتوں کا جان دیدینا آتشکدۂ مجوس سرد ہونا کسرے کے کنگورہائے قصر کا گر پڑنا بتوں کا منہ کے بل گرنا اور گریہ وزاری کرنا کعبے کے چھت پر سبز علم نصب ہونا تشت زرّیں وابریق زمردیں فرشتوں کا لئے ہوئے ہوا میں کھڑے رہنا بعد ولادت حضور کو آبِ تسنیم وکوثر سے غسل دینا پھر حلّہ بہشتی پہنا کر مشارق ومغارب کی سیر کرانا۔ مقام ابراہیم کا سجدے کیلئے جھکنا کعبے کا تکبیر کہنا پرندوں کا گھر میں جانا حصار عورتوں کو حوروں کا مبارکبادیاں دینا فرشتوں کو حکم باری ملنا کہ جنت آراستہ کرو آفتاب اچھی طرح چمکے دریا زیادہ موجیں نہ ماریں پہاڑ خوشی سے اور اونچا ہوجائے۔ حوریں عالم ہوا میں منتظر ولادت رہیں شیطاں لجہ وخضرا میں سرنگوں قید کیا جائے۔ آسمان سے تارے زمین کی طرف جھک پڑیں مکّے سے شام کا مقام بصرہ صاف نظر آنے لگا۔ باعثِ تولید حضورؐ اس سال ساری حاملہ عورتوں کو بیٹا پیدا ہونا۔ سارے درختوں میں دوبارہ سہ بارہ پھل پھول آنا۔ دنیا کے حکمرانوں کا تخت اوندھا ہو جانا عبد مناف کی بیٹیاں زریں لباس زمردیں زیورات سے ہرہفت ہو کر بشارت ولادت آنحضرت صلعم کو حاضر ہوتی ہیں الغرض اس قدر عجیب وغریب واقعے تینوں احادیث میں بیاں کیئے گئے ہیں جن کو غیر مذاہب کے نزدیک خاص اس مادی الحاد پرستی کے زمانے میں پڑھنا یا سنانا اپنے مذہب اور اس معصوم حبیبؐ خدا پر ہنسوانا ہے ہم نے مختصر اشارہ کردیا ہے۔

******

Naveed-e-Rahmat

By: Hazrat Allama Qaus Hamzapuri



مطبوعات

۱. جلوہ گاہ پیغمبر ۱۳۲۴ھ

۲. قوس قزح (انتخاب فارسی رباعیات مع اردو ترجمہ) ۱۹۶۸ء

۳. قرطاس عظیم (قطعات تاریخیہ) ۱۹۷۰ء

۴. قوس حمزہ پوری ایک تعارف ۱۹۸۳ء

۵. قرینۂ غزل (اردو غزلیات) ۱۹۸۳ء

۶. سخن معتبر (فارسی غزلیات) ۲۰۰۲ء

۷. گوہر شاہوار (رباعیات) ۲۰۰۷ء

۸. قوس حمزہ پوری اور اردو غزل ۲۰۰۷ء

۹. توقیت قوس ۲۰۰۸ء

۱۰. نوید رحمت (حمد و نعت) ۲۰۰۹ء

DARUL ADAB HAMZAPUR
P.O. Sherghati, Dist. Gaya (Bihar)
Ph. No.: 06326-222905, Mob.: 9973046607